GREEK MYTHOLOGY.

قدیم یونانیون کا علم الاصنام

جسمیں

یونانیوں کی دیویوں اور دیوتاؤں کے مفصل

حالات درج ہیں

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

انارکلی لاہور

سنہ ۱۹۰۳ء

قیمت ۲؎ P. R. B. S., LAHORE. بار اول ۱۰۰۰

فہرست مضامین

قدیم یونانیوں کا علم الاصنام

قدیم یونانیوں کے دیوتاؤں کی اصل ونسل کی تحقیقات کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے عقیدے کے موافق دنیا میں سب سے پہلے مادہ تھا جسے وہ خاؤس (Chaos) کہتے تھے۔ اُس مادے کی نہ کوئی شکل تھی۔ نہ کوئی صورت۔ بلکہ وہ ایک عجیب ابتر حالت میں تھا۔ اور اُس کے اوپر تاریکی اور بادلوں کی تہ چڑھی ہوئی تھی۔ لیکن اُس میں اُن تمام اشیاء اور مخلوقات کے اجرام موجود تھے جو آگے چلکر خلق ہونے والی تھیں۔ یونانیوں کے عقیدے کے موافق سب سے پہلے زمین پیدا ہوئی۔ یونانی اس مادے (خاؤس) کو دیوتا سمجھتے تھے۔ خاؤس اور اُس کی بیوی تاریکی سے زمین (جسے یونانی زبان میں ییڑا یا گی بھی کہتے ہیں) ایریبس (Erebus) جہنم کا دیوتا اور رات کی پیدائش ہوئی۔ ان میں سے ایریبس (Erebus) اور رات نے آپس میں شادی کر لی۔ جن سے اورنیاس (Uranus) یعنی آسمان جسے رومی زبان میں کیلس (Coelus) کہتے ہیں۔ اور دن پیدا ہوئے۔ اسی طرح زمین اور آسمان نے آپس میں عقد کر لیا۔ اور اُن سے تین بچے پیدا ہوئے جن سے عفریتوں کی تین نسلیں پیدا ہوئیں۔ ایک ٹائٹنس (Titans) (سو سر۔ کیونکہ اُن میں سے ہر ایک کے سو سر تھے) دوسری کلوپس (Cyclops) (ایک آنکھ والے۔ جن کی پیشانی پر ایک آنکھ تھی) تیسری کرونوس (Kronos) جسے سیٹران یا سیٹرنس (Saturn) یعنی زحل بھی کہتے ہیں۔ آسمان اپنے

بیٹوں سے جو نہایت طاقتور اور زبردست تھے خایف ہوا کہ وہ کہیں اُسے اُس کی حکومت سے محروم نہ کردیں۔ اس لئے اُس نے اپنے بیٹوں کو پاتال میں قید کردیا۔ زمین کو اپنے جگر گوشوں کی مصیبت پر ترس آیا۔ اور اُس نے اپنے ہاتھ سے ایک آہنی درانتی بناکر اپنے ایک بیٹے کرونوس کو دیدی جس سے اُس نے اپنے باپ آسمان کا لنگ (عضو تناسل) کاٹ ڈالا جبکہ وہ اپنے بیوی زمین سے ہم صحبت ہونے کو تھا۔ سٹیرنس نے یہ حرکت اس لئے کی تھی کہ اُس کے اور زیادہ بچے پیدا نہ ہوں۔ یہ کٹا ہوا لنگ سمندر میں جا پڑا۔ جس سے سمندر میں ایک تلاطم اور جوش و خروش پیدا ہوکر اُس میں سے ایک نازنین و خوبصورت دیوی پیدا ہوئی جسے وینس (Venus) یعنی زہرہ کہتے ہیں وہ حسن و جمال کی دیوی بھی جاتی ہے۔

اس کے بعد آسمان کے بڑے بیٹے ٹائیٹس نے اپنی سلطنت اپنے بھائی کرونوس کے حوالہ کردی۔ جو زمین و آسمان یعنی سارے عالم کا مالک و فرمانروا ہوگیا۔ کرونوس نے اپنی بہن رھیا (Rhea) سے شادی کرلی (جسے سیبلی، اوپس، کریس (Kronos)۔ بونا اور ویسٹا وغیرہ کے نام سے بھی پکارتے ہیں)۔

کرونوس کے عہد سلطنت کو عہد زریں کہتے ہیں۔ کیونکہ اُس زمانے میں پیداوار خوب ہوتی تھی۔ اور جنگ و جدال کا نام و نشان نہ تھا۔ بلکہ عدل و انصاف کا دور دورہ تھا۔

کرونوس اور رھیا سے تین بیٹیاں ہیسٹا (Hestia) یا ویسٹا (Vesta)۔ ڈمیٹر (Demeter) یا کیریس (Ceres) اور ہیری (Here) یا جونو (Juno) اور تین بیٹے پلوٹو (Pluto) پوسائیڈن Poseidon یا نیچون Neptune اور زیوس یا جوپیٹر (Jupiter) یعنی مشتری پیدا ہوئے۔ کرونوس اپنی تمام اولاد کو کھا گیا۔ یا تو اس خوف سے کہ جس طرح میں نے اپنے باپ کو تخت سے اُتار دیا۔ اسی طرح میری اولاد مجھے اُتار دیگی

یا اس لئے کہ اُس کے بھائی ٹائیٹن نے اس شرط پر حکومت اُس کے حوالہ کی تھی کہ وہ اپنے سب بچوں کو کھا جائے۔ خیر کچھ ہی سہی لیکن رھیا (Rhea) کا سب سے چھوٹا بیٹا جوپیٹر یعنی مشتری جسے یونانی زیئوس (Zeus) کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں بہت ہی پیارا لگا۔ کیونکہ وہ سب بچوں سے زیادہ خوبصورت تھا۔ اور اُس نے کپڑے میں بچے کی مانند ایک پتھر لپیٹ کر کرونس (Kronos) کو دیدیا۔ جسے وہ بچہ سمجھکر نگل گیا۔ اتنے میں ٹائیٹن نے اپنے بھائیوں اور رفیقوں کو جمع کرکے کرونس کے ساتھ جنگ شروع کردی۔ اگرچہ زیئوس یعنی مشتری اُس وقت صرف ایک سال کا تھا۔ لیکن اپنے باپ کو تخت سے معزول ہوتے اور قید میں جاتے ہوئے نہ دیکھ سکا۔ اور اُس نے اپنے بھائیوں اور رفیقوں کو جمع کرکے اپنے باپ کے دشمنوں کے خلاف ہتیار اُٹھائے۔ زیئوس نے اپنی سپاہ کوہ اولمپس (Olympus) کے اوپر جمع کی۔ اور اس کی مخالفوں نے اپنی فوج کوہ اوتھریس (Othrys) پر دس برس جنگ جاری رہی۔ جس کے بعد زیئوس نے کلکوپس یعنی ایک آنکھ والے اور دیگر طاقتور عفریتوں کو بلایا۔ اور بڑی خونریز جنگ چھڑی۔ جس کی ہلچل نے کوہ اولمپس کی بیخ و بن کو ہلادیا۔ سمندر میں تلاطم اوٹھا۔ زمین سے دردناک صدائیں بلند ہوئیں۔ زیئوس نے اپنے آسمانی بان چھوڑنے۔ بجلی چمکی اور بادل گرجے۔ اور جنگلوں میں آگ لگ گئی۔ زیئوس کے مخالفوں نے بھی عالم بالا پر طوفان برپا کردیا۔ بڑے بڑے درختوں کو اوکھاڑ اوکھاڑ کر آسمان کی طرف پھینکنے لگے۔ پہاڑوں کو ایک دوسرے پر انبار کردیا۔ اور اُن کو زیئوس کی طرف پھینکنے لگے۔ مگر زیئوس نے اپنی قدرت سے دشمنوں کو پاتال میں پھینکدیا۔ اور فتح حاصل کرکے اپنے باپ کو اُن کے قبضہ سے خلاصی دی۔

جب زیئوس بڑا ہوا تو اُس نے اپنی ماں کے ساتھ سازش کرکے اپنے باپ سے درخواست کی کہ وہ اُس کے بھائیوں کو اوگل دے۔ جنکو وہ نگل گیا تھا اور

پھر اپنے باپ کو تخت سے اتار کر جلا وطن کر دیا۔
سیٹرنس یعنی کرونس اپنے بیٹے زیئوس کے ہاتھوں تنگ ہو کر ملک اطالیہ کو بھاگ گیا۔ جہاں کے لوگوں نے اُسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور اُس کی بڑی عزت کی۔ اور لیٹم Latium کا جس میں شہر روم آباد ہوا بادشاہ بنا دیا۔ کرونوس نے وہاں کے لوگوں کو زراعت اور دیگر مفید علوم سکھلائے۔
اُس کا بت جو بنایا جاتا ہے اس میں وہ بڈھا آدمی ظاہر کیا جاتا ہے۔ اُس کی کمر درازی عمر اور کمزوری کے باعث جھکی ہوئی ہے۔ اور وہ وقت اور زمانے کا دیوتا مانا جاتا ہے۔ اُس کے دہنے ہاتھ میں ایک درانتی ہے۔ اور بائیں میں ایک بچہ ہے جسے وہ کھا جانے کو ہے۔ اُس کے پاس ہی ایک سانپ بنا ہوا ہے جو اپنی دم کو کاٹ رہا ہے جو دوران زمانہ اور سال کے تغیر اور گردش کی علامت ہے۔ سوائے سیٹرنس کے تمام قدیمی دیوتاؤں کو جو تعداد میں کوئی تیس ہزار تھے۔ (کیونکہ یونانیوں میں ہر باغ۔ ہر چشمے اور ہر کام کے دیوتا جدا جدا تھے) لوگ بھول گئے یونانیوں میں بارہ بڑے دیوتا مانے جاتے تھے جن کا دربار کوہ اولمپس کی چوٹی پر تھا۔ اِن میں چھ دیوتا ہیں۔ اور چھ دیویاں۔ زیئوس دیوتا کی بارگاہ کوہ اولمپس کی بلند چوٹی پر تھی۔ اور وہیں باقی دیوتا بھی رہتے تھے۔ اور سب مل کر فانی انسانوں کے معاملات کا انصرام و انتظام کرتے تھے۔ اولمپس کی چوٹی گھنے بادلوں سے ڈھکی رہتی تھی اس لئے دیوتا انسان کی نگاہوں سے چھپے رہتے تھے۔ یونانیوں کا عقیدہ تھا کہ ان بادلوں سے بھی اوپر اُن کے دیوتاؤں کا مسکن ہے۔ جہاں ہمیشہ دھوپ کھلی رہتی ہے۔ اور وہاں تک زیرین دنیا کے طوفانوں کا اثر نہیں پہنچتا۔ زمین کے لوگوں کے ساتھ رسل و رسایل بادلوں کے ایک پھاٹک میں سے ہو کر جاری رہتا تھا۔ جس پر دیویوں کا پہرہ رہتا تھا۔ ہر دیوی اور دیوتا کا مسکن علیٰحدہ علیٰحدہ تھا۔ لیکن جب کبھی اُنہیں زیئوس دیوتا جو تمام

دیوتاؤں اور انسانوں کا باپ سمجھا جاتا ہے طلب کرتا تھا تو اُن کو اُسکی بارگاہ میں حاضری دینی پڑتی تھی جہاں وہ آب حیات اور شراب طہور پیتے زمین و آسمان کے معاملات پر گفتگو کرتے۔ اور اپولو (Apollo) دیوتا کا بربط اور شعر و شاعری اور راگ و راگنی کی دیویوں کے راگوں کو سُنا کرتے تھے۔

یونانیوں کے بارہ بڑے بڑے دیوتا اور دیوی یہ ہیں۔

(۱) زیئوس (Zeus) جسے جوو (Jove) اور رومی جوپیٹر (Jupiter) یعنی مشتری کہتے ہیں۔ جو تمام دیوتاؤں اور دیویوں کا سردار سمجھا جاتا ہے۔

(۲) پوسائیڈن (Poseidon) جسے نیچون (Neptune) بھی کہتے ہیں سمندر کا دیوتا ہے۔

(۳) اپولو (Apollo) سورج کا دیوتا۔ اور راگ و راگنی۔ شعر و شاعری اور فصاحت و شیریں بیانی کا مربی و سرپرست ہے۔

(۴) ایرس (Ares) جسے رومی مارس (Mars) یعنی مریخ کہتے ہیں۔ جنگ کا دیوتا ہے۔

(۵) ہیفائسٹس (Hephaistos) جسے رومی ولکن (Vulcan) کہتے ہیں۔ آگ اور لوہاروں کا دیوتا ہے۔

(۶) ہرمیس (Hermes) جسے رومی مرکری (Mercury) یعنی عطارد کہتے ہیں۔ دیوتاؤں کا پیغامبر اور دولت و تجارت کا مربی و سرپرست ہے

(۷) ہیری (Hera) جسے رومی جونو (Juno) کہتے ہیں۔ یہ زیئوس دیوتا کی بہن بھی ہے اور بیوی بھی۔ اور سب سے زبردست دیوی مانی جاتی ہے

(۸) ایتھنی (Athene) یا پیلاس (Pallas) جسے رومی منروا (Minerva) کہتے ہیں۔ زیئوس دیوتا کی بیٹی ہے یہ تہذیب و شائستگی اور علوم و فنون کی دیوی ہے۔

(۹) آرٹمیس (Artemis) جسے رومی ڈائنا (Diana) کہتے ہیں اپولو دیوتا کی توام بہن ہے۔ یہ چاند اور شکار کی دیوی ہے۔
(۱۰) افرودیتی (Aphrodite) جسے رومی وینس (Venus) یعنی زہرہ کہتے ہیں حسن وجمال اور عشق ومحبت کی دیوی ہے۔
(۱۱) ہسٹیا (Hestia) جسے رومی ویسٹا (Vesta) کہتے ہیں۔ خانگی کاروبار کی دیوی ہے۔
(۱۲) ڈمیٹر (Demeter) جسے رومی کیریس (Ceres) کہتے ہیں۔ غلہ اور فصلوں کی دیوی ہے۔

زئیوس (Zeus) یعنی شتری نے سارے دیوتاؤں کا سردار بننے کے بعد اس عالم کی حکومت کو اپنے اور اپنے بھائیوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ عالم بالا کی حکمرانی اپنے ذمہ رکھ لی۔ سمندر کی حکمرانی پوسائیڈن کو۔ اور پاتال کی پلوٹو کو دیدی۔

زئیوس کی پہلی بیوی سمندر کی بیٹی میٹس (Metis) تھی وہ دانائی کی دیوی کہلاتی ہے۔ کیونکہ عقل ودانائی میں وہ تمام دیوتاؤں سے بڑھکر تھی۔ زئیوس کو یہ خوف دامنگیر ہوا کہ اُس کے بطن سے کہیں مجھ سے بھی زیادہ عقلمند و دانا بیٹا نہ پیدا ہو۔ اس لئے جس وقت وہ ایک ماہ کی حاملہ تھی زئیوس اُسے کھا گیا کچھ عرصہ بعد زئیوس کو سخت دردسر معلوم ہوا۔ اُس نے ولکن (Vulcan) سے کہا کہ ایک تبر کے ذریعہ اُس کے سر کے دو حصے کر دے۔ چنانچہ اس کی تعمیل کی گئی اور فی الفور ایتھنی (Athene) دیوی جسے منروا بھی کہتے ہیں عالم شباب میں بھری اور سرتاپا ہتھیاروں سے لدی ہوئی زئیوس کے دماغ سے باہر نکلی۔

زئیوس کی بیوی جسے اُس نے آئین کے موافق بیوی بنایا تھا۔ اُس کی بہن ہیری (جونو) تھی۔ جس نے بڑے اصرار کے بعد بیوی بننا پسند کیا۔ شادی بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ اور اُس میں تمام دیوتا شریک تھے اس بیوی سے تین بچے پیدا ہوئے یعنی ایریس (Ares) یا مارس (Mars) یعنی مریخ اور ہیفاسٹس (ولکن)

سٹیرنس
یا
زحل

سٹیرنس کرونس
یا
زحل

زیئوس
یا
مشتری

پوسائیڈن

سورج کا دیوتا
اپولو
اپولو
زیوس و عفریت
ایریس
یا
عطارد
ایریس
یا
عطارد

مگر زیوس نے اپنی بیوی سے بیوفائی کرکے اور دیویوں اور فانی عورتوں کے ساتھ بھی اختلاط و محبت کی جس کے باعث اُس کی بیوی اُس سے بہت ناخوش رہتی تھی۔

ہندوؤں کی طرح یونانیوں کا بھی یہی خیال تھا کہ دیوتا جو اُن کی مرضی میں آئے کر سکتے ہیں۔ باوجود اُن بُرے افعال کے جن کا ذکر قصے کہانیوں میں پایا جاتا ہے۔ زیوس دیوتاؤں اور انسانوں کا باپ اور سارے عالم کا فرمانروا سمجھا جاتا تھا۔ اس کے حکم سے رات و دن اور موسمی تبدیلیاں واقع ہوتی رہتی ہیں۔ وہ آندھی چلا سکتا ہے۔ اور اندر کی طرح مینہ برساتا ہے۔ وہ بادشاہوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اور اُن میں جو نیک ہوتے ہیں اُن کو جزا اور جو بد ہوتے ہیں سزا دیتا ہے زیوس کو روم کے باشندے عمدہ اور افضل ترین دیوتا سمجھتے تھے۔ جس طرح ہندو کوہ ہمالیہ کی سب سے بلند چوٹی کو اپنے دیوتاؤں کا مسکن سمجھتے تھے۔ اسی طرح یونانی کوہ اولمپس کو سب سے اونچا پہاڑ اور اپنے دیوتاؤں کی بارگاہ قرار دیتے تھے۔ جہاں زیوس دیوتا کا محل اور دربار تھا۔

یونانیوں میں زیوس کا بت اس طرح بنایا جاتا تھا کہ اُس کے دہنے ہاتھ میں ایک عصا اور بائیں میں آسمانی بان ہوتا تھا۔ اُس کی ڈاڑھی لمبی۔ اُس کے پاؤں میں کفش زریں اور اُس کا لباس زردوزی کا ہوتا تھا۔ اور اس کے پاس ہی ایک عقاب بنا ہوا ہوتا تھا۔ اس کا تخت سونے اور ہاتھی دانت کا تھا۔ اور اُس کے اوپر ایک بیش قیمت چتر لگا ہوا تھا۔ جب آسمان میں گرج ہوتی تو یونانی سمجھتے تھے کہ زیوس ناخوش ہوکر اپنے بجلی کے بان پھینک رہا ہے۔ اور جب آسمان پر بادل حرکت کرتے تھے تو وہ سمجھتے تھے کہ زیوس کا رتھ جا رہا ہے۔

روایت ہے کہ زیوس یا تو جزیرہ کریٹ (Crete) میں پیدا ہوا تھا۔ یا بچپن میں کریٹ بھیجدیا گیا تھا کہ وہاں چھپا رہے۔ اور اہل کریٹ اس کا بت بناتے وقت اُس کے کان نہیں بناتے تھے محض اس خیال کو ظاہر کرنے کیلئے کہ وہ کسی کی طرفداری نہیں کرتا۔ اہل یونان انسانوں کی برائیوں اور خواہشوں کو دیوتاؤں کی طرف

منسوب کرتے تھے۔ اس لئے وہ زیئوس کو نہایت بُرے کاموں کا کرنے والا اور اُنکے لئے بُری سے بُری تجویزیں عمل میں لانے والا سمجھتے تھے۔ سوائے احکام قضا و قدر کے ساری کائنات پر اُسے حکمرانی حاصل تھی۔

پوسائیڈن (Poseidon) جسے نیپچون بھی کہتے ہیں۔ وہ سیٹرنس اور ریا کا بیٹا اور زیئوس کا بھائی تھا۔ زیئوس نے اُسے سمندر کی حکمرانی عطا کی تھی۔ جب سمندر میں تلاطم اور جوش و خروش اُٹھتا۔ تو یونانی خیال کرتے کہ پوسائیڈن اپنے ترسول کو حرکت دے رہا ہے۔ وہ زمین میں زلزلے بھی پیدا کرتا تھا۔ دریا چشمے اور جھیل و سمندر اُس کے تابع تھے۔ وہ اپنے ترسول کی ضرب سے سمندر میں جزیرے پیدا کر دیتا تھا۔ اُسے جہازوں اور معاملات جہاز رانی پر بھی حکمرانی حاصل تھی۔ وہ طوفان برپا کر کے جہازوں کو ڈبو دیتا اور پھر ایک کلمے سے طوفان کو دور کر دیتا تھا۔ اس لئے جن لوگوں کا جہاز تباہی سے بچ رہتا تھا وہ اُس کے مندر میں نذریں گزرانا کرتے تھے۔ اُس کی قربانی کے لئے سمندر میں بیل او گھوڑے ڈبو دئے جاتے تھے۔ جنگ ٹرائے میں پوسائیڈن کا غصہ اپنے بھائی زیئوس کے خلاف بھڑک اُٹھا تھا۔ وہ ایک پہاڑ پر بیٹھا ہوا جنگ کا تماشہ دیکھ رہا تھا۔ اور اہل ٹرائے کی فتح دیکھکر وہ غصہ میں بھر کر وہاں سے چلا گیا۔

پوسائیڈن نے ایمفی ٹرائٹی (Amphitrite) کے ساتھ شادی کرنی چاہی۔ جو اوشنس (Oceanus) یعنی سمندر اور ہٹیز (Hathys) کی بیٹی تھی۔ اور ایک ڈولفن (Dolphin) مچھلی کو اپنی معشوقہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بھیجا۔ جس کے صلہ میں اُس نے مچھلی کو ستاروں میں داخل کر دیا جہاں وہ ایک برج بن گئی۔

پوسائیڈن کا بت ایک قد آور اور جسیم شخص کا ساابت بنایا جاتا تھا۔ جس کے چہرے پر غیظ و غضب عیاں ہوتا تھا۔ اُس کے بال سیاہ۔ آنکھیں نیلی اور جسم پر ایک نیلگوں چادر ہوتی تھی وہ اپنی رتھ میں بیٹھا ہوتا تھا اُس کے دہنے ہاتھ میں ایک

وصول۔ اور بائیں میں اس کی بیوی لگی ہوتی تھی۔ اس کا رتھ ایک بڑا گھونگا تھا جسے مچھلیاں یا دریائی گھوڑے کھینچتے تھے اہل لیبیا (Libya) اسے سارے دیوتاؤں سے زیادہ زبردست سمجھتے تھے۔ اس کی یادگار میں یونانی ورزشی کھیلوں کا جشن منایا کرتے تھے وہ پروٹیوس (Proteus) اور ٹرائیٹن (Triton) کا باپ تھا۔ کہتے ہیں کہ جس روز پوسائیڈن پیدا ہوا تھا اس کا باپ اسی روز اسے کھا گیا تھا۔ لیکن میٹس (Metis) نے اسے ایک ایسی دوا کھلائی کہ اس نے پوسائیڈن کو اوگل دیا۔

اپولو (Apollo) زیوس اور لیٹونا (Latona) کا بیٹا اور آرٹیمس دیوی کا بھائی تھا۔ وہ جزیرہ ڈیلوس میں پیدا ہوا تھا جہاں اس کی ماں اس لیے چلی گئی تھی کہ زیوس کی بیوی ہیری کے حسد کا شکار نہ ہو جائے۔

زیوس دیوتا نے اپنے بجلی کے بان سے اپولو دسورج کے بیٹے اسکیولاپیس (Aesculapius) کو ہلاک کر دیا تھا۔ قوم گکلوپس نے جن کی پیشانی کے اوپر ایک آنکھ ہوتی تھی یہ بان بنائے تھے۔ اس لئے اس نے اس قوم کے تمام عفریتوں کو قتل کر ڈالا۔ زیوس نے ناراض ہو کر اسے دیوتاؤں کے منصب سے محروم کر کے آسمان سے جلا وطن کر دیا۔ ایام جلاوطنی میں وہ تھسلی کے بادشاہ ایڈمٹیس (Admetus) کی بھیڑیں چراتا رہا اور اسی باعث چرواہوں کا دیوتا بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس نے اپنے بربط کے راگوں اور سروں سے شہر ٹرائے کی دیواریں کھڑی کر دیں۔ اور اپنے تیر سے پائیتھن (Python) سانپ کو ہلاک کیا۔ وہ کوہ پارنسس (Parnassus) کی چوٹی پر راگ ورنگنی اور شعر و شاعری کی دیویوں کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ وہ روشنی کا دیوتا مانا جاتا ہے۔ نہ صرف آفتاب کا۔ بلکہ تمام خوبصورت اور شاندار چیزوں کا۔ اور اس خاصیت کے باعث اس کی مورت میں اس کے سر کے چاروں طرف روشنی کی کرنیں بھی بنائی جاتی ہیں۔

راگ رنگنی اور شعر و شاعری کے دیوتا کی حیثیت سے اس کے ہاتھ میں ایک بربط

ہوتا ہے۔ اور نو دیویاں مثلاً تاریخ۔ رقص۔ سوانگ وغیرہ کی دیویاں اُس کے گرد اگرد کھڑی ہوتی ہیں۔ دیوتا اُس کی بربط نوازی سے بیحد مسرور و محظوظ ہوتے ہیں۔ اور دیویاں اُس کے راگوں کو خوش الحانی کے ساتھ گاتی ہیں۔

وہ وبائی امراض کا پیدا کرنے والا بھی سمجھا جاتا تھا۔ جو نام روئے زمین پر پھیلتے ہیں۔ اور جب آفتاب کی حرارت زور پر ہوتی ہے تو مہلک ثابت ہوتے ہیں۔

اُس نے بنی انسان کو پیشینگوئی کرنے کا علم سکھایا۔ جس کے باعث ڈلفی (Delphi) کا مندر جو یونان میں ہے اُس کے نام نہاد کردیا گیا اور اُس کی پیشین گو ہونے کی علامت تپائی ہوتی ہے۔ بحیثیت شکار اور جنگ کے دیوتا کے اُس کے ہاتھ میں تیر و کمان ہوتے ہیں۔

ایریس (Ares) زیوس اور ہیری کا بیٹا تھا جنگ وجدال کا دیوتا سمجھا جاتا تھا۔ اہل روم اُسے مارس (Mars) مریخ بھی کہتے ہیں۔ دیوتا پریپس (Priapus) نے اُسے جنگی کرتبوں کی تعلیم دی تھی۔ یونان میں اُس کے مندر بہت ہی کم ہیں۔ لیکن روم میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ بحیثیت بڑا خونخوار دیوتا ہونے کے اہل روم اُس کی بڑی عزت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہر رومی سپاہی جنگ پر جانے سے پہلے ہتھیار سجا کر اُس کے مندر میں حاضر ہو کر اُس کی ڈھال اور برچھی کو چھوتا۔ اور یہ الفاظ زبان سے کہتا تھا کہ "اے مریخ۔ میرا نگہبان ہو"

روم میں ایک میدان ہے جسے کیمپس مارٹیس (Campus Martius) کہتے ہیں۔ وہ مریخ کی عبادت کے لئے مخصوص کردیا گیا تھا۔ اہل روم زمانہ قدیم سے اُس میدان میں جنگی کرتبوں کی مشق کیا کرتے تھے۔ زمانہ قدیم میں جو لوگ جنگ میں قید کئے جاتے تھے۔ مریخ کو اُن کی قربانی گزرانی جاتی تھی۔ اُس کے نام پر تین جانور مخصوص کئے گئے تھے۔ اُس کی خونخواری کے لئے بھیڑیا۔ اُس کے شکار کا جو کسی سے پیچھا کرنے کے لئے کتا۔ اُس کی بیداری کے لئے مرغ۔ اور ایک کوا جو مقتولوں کی لاشیں کھاتا ہے۔

اس کا بت ایک بڑے آدمی کا سا بناتے تھے۔ اس کے چہرے سے خونخواری عیاں ہوتی تھی۔ اُس کے اسلحہ ایک خود۔ ایک نیزہ۔ اور ایک ڈھال ہوتی تھی۔ اُس کی سواری میں ایک رتھ ہوتا تھا جسے دو تیز گھوڑے کھینچتے تھے۔ اُس کی بہن بیلونا (Bellona) جو جنگ کی دیوی تھی اُس کے رتھ کے ساتھ ہوتی تھی۔ رتھ کے آگے آگے نا اتفاقی چیتھڑے پہنے ہوئے اور ہاتھ میں ایک مشعل لئے ہوئے دوڑتی جاتی تھی۔ شور و غل اور غیظ و غضب رتھ کے پیچھے ہوتے تھے۔

ہیفاسٹس (Hephaistos) جسے ولکن بھی کہتے ہیں۔ زیوس اور ہیری سے پیدا ہوا تھا۔ وہ آگ کا دیوتا اور لوہاروں کا متولی تھا جو لوگ فلزات سے چیزیں بنانے میں وہ اُن کی سرپرستی کرتا تھا۔ اس نے آسمان پر تعلیم پائی تھی۔ زیوس دیوتا نے ناخوش ہو کر اُسے کوہ اولمپس کی چوٹی پر سے نیچے پھینکدیا۔ اور جب وہ جزیرہ لیناس (Lemnos) میں گرا تو اُس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اُس نے اس جزیرہ میں سکونت اختیار کر کے اپنے لئے ایک محل بنایا۔ اور آہنگری کا ایک کارخانہ قایم کیا اُس نے زیوس کے لئے آسمانی بان اور اور دیوتاؤں کے لئے ہتیار بنائے۔ اور دیوتاؤں کے رہنے کے لئے زرین محل اور اُن کی بارگاہ کے لئے مسندیں بھی بنائیں۔ اُس نے پنڈورا (Pandora) کو بھی خلق کیا جسے یونانی مٹی سے بنی ہوئی پہلی عورت خیال کرتے تھے۔ جس وقت اُس عورت میں زندگی کا دم پھونکا گیا۔ تو سارے دیوتاؤں نے اُسے بیش قیمت نذریں دیں۔ اور زیوس نے اُسے ایک خوبصورت صندوق نذر کیا جو اُس کے خاوند کے لئے بطور تحفہ کے تھا۔ پنڈورا اس صندوق کو ہیفائسٹس کے پاس لے گئی جس نے اُس کے لینے سے انکار کر دیا۔ اس پر اُس عورت نے ایپیمیتھس (Epimetheus) کے ساتھ شادی کر لی۔ جب یہ صندوق اُس کے خاوند نے کھولا تو اُس میں سے بہت سی شرارتیں اور امراض نکل کر دنیا میں پھیل گئے جو اب تک پائے جاتے ہیں صرف امید اس صندوق کی تلی میں چپکی رہ گئی جس کے سہارے پر انسان اپنے غم و الم اور مصائب و مشکلات کو برداشت کر جاتا ہے۔

ہیفاسٹس نے اپنے باپ زیوس سے میل کر لیا جس نے اسے کوہ اولمپس پر پھر
اس کی جگہ پر بحال کر دیا۔ دیگر دیوتا اس کے لنگڑے پن پر ہنستے تھے۔ اس نے افرودیتی
(Aphrodite) کے ساتھ شادی کی جو حسن و جمال کی دیوی سمجھی جاتی ہے۔
جس طرح ہندوؤں میں وسواکرمن (Visua Karman) بہشت کا بنانے
والا سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح ہیفاسٹس یونانیوں میں مانا جاتا ہے۔ اس کا لوہار خانہ
سسلی (Sicily) میں آتش خیز کوہ ایٹنا (Etna) کے نیچے سمجھا جاتا تھا۔
اور اسی طرح دنیا کے پردے پر جہاں کہیں آتش فشاں پہاڑ پائے جاتے ہیں ان کے
بھی نیچے اس کے کارخانے سمجھے جاتے تھے۔ جب کبھی آتش فشاں پہاڑ زوروں پر آتے
تھے تو یونانی سمجھتے تھے کہ ہیفاسٹس کی دھونکنیاں چل رہی ہیں۔ اس کی عزت
و یادگاری میں کوہ ایٹنا کے اوپر ایک مندر تعمیر کیا گیا تھا۔ جس کی حفاظت کتے کیا کرتے
تھے۔ ان کی قوت شامہ اس قدر تیز تھی کہ وہ زایرین میں سے نیک و بد کو تمیز کر لیا
کرتے تھے۔ ہیفاسٹس کی خادم عفریتوں کی قوم کلکوپس تھی۔ اس کے ایک بیٹا
پولیہیمس (Polihimus) نامی تھا۔ جو ملک سسلی میں قوم کلکوپس کی
فرمانروائی کرتا تھا۔ اس کے بھی ایک ہی آنکھ تھی۔

ہرمس (Hermes) جسے مرکری (Mercury) یعنی عطارد بھی کہتے
ہیں۔ زیوس اور شاہ اٹلس (Atlas) کی بیٹی مائیا (Maia) سے آرکیڈیا
(Arcadia) کے پہاڑ سلینی (Cyllene) پر پیدا ہوا تھا۔ عطارد
تمام دیوتاؤں کی اور خصوصاً زیوس کی پیغامبری کیا کرتا تھا۔ وہ جس روز پیدا ہوا
اسی روز اس نے ایدمٹس کے مویشی چرا لئے جن کو اپولو چرایا کرتا تھا۔ اس پر اپولو
نے اسے اپنے تیر کا نشانہ بنانا چاہا۔ مگر اس نے اس کے تیر و ترکش پہلے ہی چرا لئے تھے۔ اس
کے بعد اس نے پوسائیڈن کا ترسول۔ ایریس کی تلوار۔ زیوس کا عصا۔ اور
ہیفاسٹس کے آلات چرائے۔ عطارد مویشیوں۔ چرواہوں۔ مسافروں کا مربی ہے
چونکہ مویشی لوگوں کی خاص دولت تھی اس لئے دولتمندوں کا بھی مربی سمجھا جاتا تھا۔

چونکہ تجارت جلد دولتمند بننے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے عطارد تجارت اور تاجروں کا سرپرست فصیح البیان مقرروں اور چوروں کا محافظ مانا جاتا تھا۔ اُس نے حروف ایجاد کئے اور فصاحت و شیریں بیانی میں بیطولیٰ رکھتا تھا۔ اُس نے سب سے پہلے لوگوں کو خرید فروخت اور تجارت کرنا سکھائی۔ وہ مردوں کو پاتال میں لے جانے اور پاتال سے زمین پر لانیوالے کی خدمت بھی انجام دیتا تھا۔ وہ اپنا عصا سوئے ہوؤں کو لگا کر جگا دیتا۔ اور جاگتوں کو لگا کر سلا سکتا تھا۔ دیوتاؤں کی پیغامبری کرنے کے لئے اُسے ایک ٹوپی اور ایک جوڑی کھڑاؤں عطا کئے گئے۔ جن میں پر لگے ہوئے تھے۔ ان کے ذریعہ جہاں کہیں وہ جانا چاہتا تھا چلا جاتا تھا۔ اور کسی کو دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اور جیسی چاہے جیسی شکل بدل سکتا تھا۔ اس کا بت ایک بڈھے آدمی کا سا بنایا جاتا تھا۔ جس کے چہرے پر خوشی اور بشاشت برستی رہتی تھی۔ اُس کے ہاتھ میں ایک عصا ہوتا تھا جس میں دو سانپ لپٹے ہوئے تھے۔

ہیری (Hera) دیوی۔ زئیوس دیوتا کی بہن اور بیوی تھی۔ وہ سیٹرنس اور رحیا سے پیدا ہوئی تھی۔ جہاں وہ زئیوس کے ساتھ بیاہے جانے سے پہلے تک مقیم رہی۔ ہیری کی شادی زئیوس کے ساتھ بڑی سنجیدگی سے کی گئی تھی۔ سکان زمین و آسمان اُس کے تماشائی بنے تھے۔ چلونی (Chelone) دیوی نے شادی میں شریک ہونے سے انکار کیا تھا جس پر ہرمس نے اوسے کچھوے کی شکل میں بدل کر ہمیشہ کے لئے بے زبان بنا دیا۔ زئیوس چونکہ اور دیویوں اور فانی عورتوں کے ساتھ بھی اختلاط رکھتا تھا۔ اس لئے ہیری رشک کے باعث اس سے اکثر جھگڑا کیا کرتی تھی۔ اور آسمان میں ایک دنگا رہتا تھا۔ ہیری نے زئیوس کی اولاد کے ساتھ جو دوسری بیویوں سے پیدا ہوئی تھی بُرا برتاؤ کیا خصوصاً ہرکولیز (Hercules) سے۔ اس پر زئیوس نے اُس سے ناخوش ہو کر اسے ایک سنہری زنجیر کے ذریعہ آسمان میں سے نیچے کو لٹکا دیا۔ جب ہیفائسٹس اس کی امداد کے لئے آیا تو زئیوس نے اسے آسمان سے نیچے گرا کر لنگڑا کر دیا۔ ہیری کی عبادت یونان میں

عام طور پر کی جاتی تھی۔ اُس کے مشہور مندر ارگوس (Argos) اور اولمپیا (Olympia) میں تھے۔ اُس کی پیغامبر آئرس (Iris) یعنی قوس قزح تھی۔ یونانی شعرا نے جو تعریف ہیری کی کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی صورت سے جاہ و جلال۔ شان و شوکت اور خوبصورتی نمایاں تھی جو عالم بالا کی دیوی کی شان کے شایان ہونی چاہئے تھی۔ ہیری کے بت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک تخت زریں یا ایک زریں رتھ میں سوار ہوتی تھی جس میں مور جتے ہوتے تھے۔ اُسکی سر پر ایک زریں تاج ہوتا تھا جس میں گل سوسن اور گلاب کے پھول لگے ہوتے تھے اور اُس کے ہاتھ میں ایک عصا۔ اُس کی بیٹی ہیبی (Hebe) دیوی جو شباب اور تندرستی کی دیوی تھی اُس کی خدمت میں ہوتی تھی ہیبی زیوس دیوتا کی مجلس میں ساقی کا کام دیا کرتی تھی۔ لیکن ایک مرتبہ اُس کے ہاتھ سے پیالہ گر پڑا جس میں دیوتا شراب طہور اپی رہے تھے۔ اس لئے زیوس نے ناخوش ہو کر اُسے اس خدمت سے برطرف کردیا۔ اور اُس کی جگہ گینی میڈ (Ganymede) کو مقرر کر دیا تھا۔

ایتھنی (Athene) جسے منروا (Minerva) بھی کہتے ہیں عقل و دانائی کی دیوی مانی جاتی تھی وہ زیوس کے دماغ سے سرتاپا ہتھیاروں سے مسلح اور عالم شباب میں بھری ہوئی نکلی تھی۔ اور دماغ سے نکلتے ہی دیوتاؤں کی مجلس میں داخل کر لی گئی۔ اور اپنے باپ زیوس کی بڑی فرمانبردار شیر بنی رہی۔ دیویوں میں اُس کا رتبہ سب سے اعلیٰ ہے۔ اُس کے پاس اُس مکان کی کنجیاں رہتی تھیں جن میں زیوس کے آسمانی بان رکھے رہتے تھے جنہیں وہ خود بھی استعمال کرتی تھی ایتھنی نے شادی نہیں کی۔ بلکہ کنواری رہی۔ اس لئے ایتھنز (Athenes) میں اُس کے نام پر سنگ مرمر کا ایک عالیشان مندر تعمیر اور مخصوص کیا گیا جسے پارتھینن Parthenon یعنی کنواری کی عبادت گاہ کہتے ہیں۔ اُس مندر میں اس دیوی کی ایک نہایت نفیس مورت رکھی ہوئی تھی۔ یہ مورت ہاتھی دانت اور سونے سے بنائی گئی تھی۔ اور فیڈیاس (Phidias) نے بنائی تھی۔ وہ ۱۶ ہاتھ بلند تھی۔ ایتھنی تمام دستکاریوں

چاند کی دیوی
ارٹیمس یا ڈائنا
ارٹیمس

جونو یا کیریس
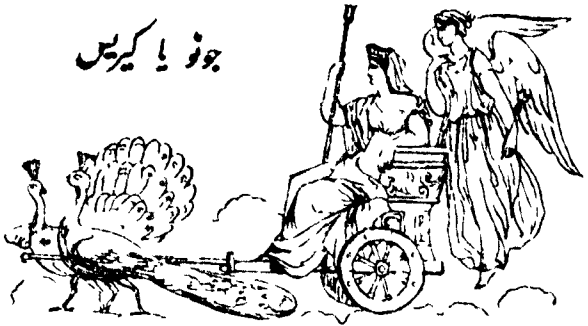
جونو

ویسٹا

کی مربی و سرپرست مانی جاتی تھی۔ اُسے کاتنے اور سوزن کاری کے کام میں اعلیٰ دستگاہ حاصل تھی۔ اور یہ فن اُس نے بنی انسان کو سکھلائے۔ ایک نگریزی لڑکی جس کا نام ارا کنی (Arachne) تھا اور جو سوزن کاری میں بڑی ہوشیار تھی ایتھنی کے مقابلہ میں آئی تھی۔ مگر شرمندہ ہو کر اُس نے اپنے گلے میں پھانسی دے لی۔ اور اس جرم کی کی پاداش میں ایتھنی نے اُسے مکڑی بنا دیا۔ اُس دیوی کے چہرے پر مردوں کا سا استقلال عیاں تھا۔ نہ کہ عورتوں کی سی نزاکت اور خوبصورتی۔ وہ سرتاپا ہتھیار سجائے رہتی تھی۔ اس کا خود زریں تھا جس میں جگمگاتی ہوئی کلغی اور ایک ہلتا ہوا طرہ ہوتا تھا۔ وہ ایک زرین چار آئینہ لگائے ہوتی تھی۔ اُس کے دہنے ہاتھ میں ایک برچھی۔ اور بائیں میں ایک ڈھال ہوتی تھی۔ جس کے اوپر میڈیوسہ (Medusa) کے سر کی تصویر تھی۔ جس کے چاروں طرف سانپ لپٹے ہوئے ہوتے تھے۔ دیوی کی آنکھیں نیلگوں تھیں۔ اُس کے خود کے گرد ایک ارغوانی تاج ہوتا تھا۔ اُس کی خاص خاص علامتیں ایک مُرغ۔ ایک چغد۔ ایک بالشتیہ سانپ اور راؤن یا سن کی ایک پونی تھیں۔ اس کی پرستش ہر جگہ کی جاتی تھی۔ اُس کے دو خاص منصب تھے۔ وہ زمانہ جنگ میں پیلاس (Pallas) کی طرح جانوں کو ہلاک کرتی تھی۔ اور زمانہ امن میں وہ صنعت و حرفت کی محافظت کرتی تھی۔

ارٹیمس (Artemis) جسے رومی ڈینا (Diana) کہتے ہیں۔ اپولو دیوتا کی توام بہن۔ اور زیوس اور لیٹونا کی بیٹی تھی۔ زیوس نے اس دیوی کو بچوں کی ولادت کی نگرانی کے کام پر مقرر کیا تھا۔ ارٹیمس نے تمام عمر شادی نہیں کی اور وہ مردوں کی صحبت سے دور رہنا چاہتی تھی۔ اس لئے بہت سی اور دیویوں کو ہمراہ لیکر جنھوں نے کنواری رہنے کا عہد کیا تھا۔ وہ تاریک جنگلوں میں چلی گئی جہاں وہ شکار کھیلنے میں مشغول رہتی تھی۔ اور زیوس کے بجلی کے بانوں سے جو اُسکی خواصوں کے ہاتھوں میں ہوتے تھے جنگلوں میں روشنی ہوتی رہتی تھی۔ اُس کی کڑی کمان کی جھنکار سے پہاڑ کانپتے تھے۔ اور مجروح شکار کی پھڑک اور ہانپنے سے جنگل گونجتے تھے۔

وہ شکار سے واپس آکر اپولو کے مسکن واقع ڈیلفی میں اپنے تیر و ترکش اپولو کی بربط کے اوپر ٹانگ دیا کرتی تھی۔ اور اپنی خواصوں کے ساتھ اپنی ماں لیٹو نا کی تعریف کے راگ گایا کرتی تھی۔ اپولو دیوتا ایک دیوی پر مایل تھا جسے چیونی (Chione) کہتے ہیں۔ اس دیوی نے آرٹمیس کے حسن و جمال کا ایسے لفظوں میں ذکر کیا جن سے حقارت عیاں تھی۔ اس لئے ارٹمیس نے ناخوش ہو کر اُس کی زبان کو ایک تیر سے چھید ڈالا۔ اور اُسے ہمیشہ کے لئے بے زبان بنا دیا۔

اوینوس (Oeneus) شاہ کیلیڈن نے ایک دفعہ اپنے کھیتوں اور باغوں کی پہلی پیداوار دیوتاؤں کی خدمت میں نذر گزرانی۔ مگر ارٹمیس کو بھول گیا۔ اسی لئے اُس نے ایک جنگلی سوئر کو اُس کے باغوں میں بھیجکر باغوں کا ستیاناس کرا دیا۔ زمین کے اوپر اُس کی عبادت ارٹمیس کے نام سے ہوتی تھی۔ مگر آسمان کے اوپر لیونا (Luna) (چاند) کے نام سے اور تارترس (جہنم) میں۔ ہکیٹی (Hecate) کے نام سے۔ اُس کا مندر جو افیسس میں تھا دنیا کے عجائبات میں سے شمار کیا جاتا تھا۔ (جس کا ذکر اعمال کی کتاب باب ۱۹ میں ہے) مگر ایک شخص نے جس کا نام اروسٹرٹیس (Eratostrates) تھا اُسمیں اس خیال سے آگ لگا دی کہ اُس کا نام اس طرح جب تک دنیا قایم ہے مشہور رہیگا۔ اور مندر خاک سیاہ ہو گیا۔ ارٹمیس کا بت اس طرح دکھایا جاتا تھا کہ وہ ایک دراز قد اور خوبصورت عورت بنائی جاتی تھی۔ مگر شکاریوں کے لباس میں۔ اس کے ایک ہاتھ میں کمان اور شانے میں ایک ترکش لٹکتا ہوتا تھا۔ اس کے پیروں میں جوتیاں ہوتی تھیں۔ اور پیشانی کے اوپر ایک روشن نقرئی ہلال ہوتا تھا۔ بعض وقت وہ ایک نقرئی رتھ میں سوار ہوتی تھی جسے ہرن کھینچتے تھے۔ چونکہ وہ زندگی کی دایہ مانی جاتی تھی اس لئے بت میں اُس کے بہت سے پستان بنائے جاتے تھے۔ جس طرح اپولو کی شبیہ سورج اور دن سمجھے جاتے تھے۔ اسی طرح ارٹمیس کی شبیہ چاند اور رات مانے جاتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک نجومی جس کا نام انڈمئین (Endymion)

تھا۔ رات کو ایک بلند پہاڑ پر سے چاند اور دیگر اجسام فلکی کا نظارہ کیا کرتا تھا۔ اس سے اُس قدیم کہانی کی ابتدا ہوئی کہ ارٹیمس یا چاند آسمان سے اتر کر اندیمیئن چرواہے سے ملنے آتی تھی۔

افرودیتی (Aphrodites) جسے رومی وینس یعنی زہرہ کہتے ہیں۔ یہ عشق و محبت حسن و جمال تبسم نزاکت اور عیش و عشرت کی دیوی تھی وہ جزیرہ قبرس (Cyprus) کے نزدیک سمندر میں جوش و خروش آنے سے پیدا ہوئی تھی۔ مغربی ہوا سے بہہ کر وہ کنارے پر آ لگی۔ جہاں اسے موسموں نے اٹھا لیا جو زیوس (Zeus) اور تھیمس (Themis) کی اولاد تھے۔ چلتے وقت اُس کے پاؤں کے نیچے پھول کھلتے تھے۔ جب اُسے آسمان میں داخل کیا گیا تو سارے دیوتا اُس کے حسن و جمال کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اور ہر ایک نے اُس سے شادی کرنی چاہی مگر زیوس دیوتا نے اُسے ہیفاسٹس سے بیاہ دیا۔ جو نہایت ہی کریہہ منظر اور بدشکل دیوتا تھا۔ افرودیتی کے پاس ایک کمربند تھا جسے لگانے سے اُسکی طاقت و قدرت بڑھ جاتی تھی پیلیوس (Paleus) شاہ تھسلی نے سمندر کی ایک دیوی کے ساتھ شادی کی اور جشن میں نااتفاقی کی دیوی کو مدعو نہ کیا۔ اس دیوی نے اُس کے بزم طرب میں ایک زریں سیب بھیجا جس پر یہ جملہ لکھا ہوا تھا کہ "یہ سیب سب سے زیادہ حسین و جمیل شخص کے لئے ہے"۔ چنانچہ ایتھنی۔ ہیری اور افرودیتی تینوں اس سیب کی دعویدار بنیں۔ مگر فیصلہ نہ ہونے پر تینوں نے ملکر ایک چرواہے پارس نامی کو ثالث مقرر کیا۔ جو کوہ ایڈا کے اوپر گلہ بانی کیا کرتا تھا۔ اور تینوں میں سے ہر ایک نے یہ کوشش کی کہ وہ اُس کے حق میں فیصلہ کرے۔ ہیری نے کہا کہ اگر وہ اُس کے موافق فیصلہ کریگا تو وہ اُسے بادشاہت دیگی۔ ایتھنی نے اُسے فوجی شان و شوکت عطا کرنے کا وعدہ کیا۔ افرودیتی نے وعدہ کیا کہ وہ اُسے دنیا میں سب سے زیادہ حسین عورت دیگی۔ غرض پارس (Paris) نے اُس سیب کا مستحق افرودیتی دیوی کو قرار دیا۔ افرودیتی نے ایفائے وعدہ میں مینالاس (Menelaus)

شاہ اسپارٹا کی ملکہ ہیلن (Helen) کو اُس کے حوالہ کر دیا جس کے حسن و جمال کا بڑا شہرہ تھا۔ اور یہی بات جنگ ٹرائے (Troy) کا باعث ہوئی جس کا حال یونان کے ملک الشعرا ہومر (Homer) کی نظم ایلیڈ (Iliad) میں درج ہے۔ قبرس کے شاہزادے اڈونس (Adonis) کو جس پر وہ عاشق تھی ایک جنگلی سؤر نے ہلاک کر دیا۔ افرودیتی کو اُس کی وفات کا سخت ملال ہوا۔ اُس نے اُس کے خون کو جو زمین پر گرا تھا گل توا (Anemone) بنا دیا۔ جب وہ اُس کے مرتے دم کی چیخیں سن کر اُس کی امداد کو دوڑی ہوئی جا رہی تھی تو اُس کے پاؤں میں ایک کانٹا چبھ گیا۔ اور خون جو پاؤں سے نکلا ایک گلاب کے پھول پر جا کر پڑا جس کے باعث پھول کا رنگ سرخ ہو گیا۔ افرودیتی نے زیوس سے التجا کی کہ اڈونس چھ ماہ کے لئے زندہ ہو جایا کرے۔ اُس کی یہ التجا قبول کر لی گئی۔ افرودیتی کا مندر کورنتھ (Corinth) میں واقع تھا اُس کا ایک بت اطالیہ (Italy) کے شہر فلارنس میں ہے۔ یہ بت نہایت خوبصورت و نفیس ہے۔ اطالیہ افرودیتی کا دل پسند مسکن تھا۔ اور اُس کی پرستش کرنے والے اس جزیرہ کے شہر پافوس (Paphos) میں پائے جاتے تھے۔ افرودیتی کا نشان گلاب۔ مہندی۔ سیب۔ اور پرندوں میں فاختہ۔ ہنس۔ اور گوریا تھے۔ بعض اوقات وہ ہاتھی دانت کے رتھ میں سوار ہو کر جس میں فاختہ جُتی ہوتی تھیں سیر کرتی تھی۔ ان فاختوں کا زین ہلکی سنہری زنجیر ہوتی تھی۔ وہ ارغوانی پوشاک زیب بدن کئے ہوتی تھی جس میں جگمگاتے ہوئے ہیرے لگے ہوتے تھے۔ اور کمر میں ایک پٹکا ہوتا تھا۔ اُس کا بیٹا اروس (Eros) جو عشق و محبت کا دیوتا ہے اُس کے جلو میں ہوتا تھا۔ اس لڑکے کے بازو ہوتے تھے۔ ہاتھ میں تیر و کمان اور آنکھوں پر پٹی بندھی ہوتی تھی۔ اور یہ پٹی اس بات کی علامت سمجھی جاتی تھی کہ عاشق کو معشوق کے عیب و نقص نظر نہیں آتے۔ رتھ کے چاروں طرف بہت سی فاختائیں اڑتی ہوتی تھیں جن کے پر ریشمی تھے۔ اور تین نازنین عورتیں بھی

اس کے جلو میں رہتی تھیں جن کے نام اگلایا (Aglaia) تھالیا (Thalia) یوفروسائین (Euphrosyne) تھے بعض اوقات اس کی سواری میں سمندر میں ایک گھونگا اور سر پر گلاب کے پھولوں کا تاج ہوتا تھا۔ اُس کا شیلا اور سمندر کی نازنینیں اور مچھلیاں اُس کے گرد کلولیں کرتی ہوئی چلتی تھیں۔ اُس کا بت ایک خوبصورت و نازنین عورت کا سا بنایا جاتا تھا۔ جس کے چہرے سے حلم اور بشاشت عیاں ہوتی تھی۔ اُس کے نام کے بہت سے مندر تھے۔ جن میں سے وہ مندر بہت ہی عالیشان و مشہور تھے جو پافوس۔ کیتیرا (Cythera)، ایڈالیا (Adalia) اور کنیڈس (Cnidus) میں تھے۔

ہیسٹیا (Hestia) جسے رومی ویسٹا (Vesta) کہتے ہیں سٹیرنس اور رھیا کی بیٹی تھی۔ وہ خانگی الاؤ اور کاروبار کی دیوی مانی جاتی تھی۔ جس طرح کہ ہندؤں میں اگنی (Agni) مانی جاتی ہے۔ اطالیہ میں اُس کی پرستش کو ٹرائے کے ایک شاہزادے انیس (Aeneas) نے رواج دیا تھا۔ مگر رومیوں اور یونانیوں دونوں میں اس دیوی کی پرستش جداگانہ طریقہ میں کی جاتی تھی۔ وہ خاندانوں کی محافظ بھی جاتی تھی۔ اُس کے نام کی پوتر اگنی (مقدس آگ) ہر خاندان اور اُس کے نام کے مندروں میں برابر جلتی رہتی تھی۔ اور آگ کے گرد خاندان بھر کے لوگ اُسکی عبادت کے لئے جمع ہوتے تھے۔ اگر آگ بجھ جاتی تو سمجھا جاتا تھا کہ کوئی بڑی بھاری مصیبت نازل ہونے والی ہے۔ ایسی حالت میں ایک آتشی شیشہ اور آفتاب کی شعاعوں کے ذریعہ آگ دوبارہ بنائی جاتی تھی۔ اور جس کی غفلت سے آگ بجھ جاتی تھی اُسے کوڑے لگاتے تھے۔ روم میں اس دیوی کی خدمتگار عورتوں کا ایک مشہور طبقہ قائم ہو گیا تھا۔ اس طبقہ کی عورتوں کو ویسٹل (Vestals) کہتے تھے۔ اگر اس طبقے کی کوئی عورت اپنی عصمت کو خراب کرتی تھی تو اُسے یا تو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا یا بھوکوں مار ڈالتے تھے

ڈمیٹر (Demeter) جسے رومی کیریس (Ceres) کہتے ہیں سٹیرنس اور

ہیسٹیا کی بیٹی اور فصل اور غلہ کی دیوی تھی۔ یہ دیوی پرسفائین Persephone کی ماں تھی جسے پاتال کا دیوتا پلوٹو پاتال میں اڑا لے گیا تھا جبکہ وہ ملک سسلی کی ایک وادی میں جسے اینا (Enna) کہتے ہیں پھول چن رہی تھی۔ جب ڈمیٹر کو معلوم ہوا کہ اس کی بیٹی گم ہوگئی تو اس نے اس کی تلاش میں سارا سسلی چھان مارا۔ یہاں تک کہ رات ہوگئی۔ اس پر ڈمیٹر نے کوہ ایٹنا کے شعلوں سے دو شعلیں روشن کر کے اس کی تلاش جاری رکھی۔ آخر کار اسے ارتھیوسا (Arethusa) دیوی ملی جس نے اس سے سارا ماجرا بیان کیا۔ یہ سنتے ہی ڈمیٹر ایک رتھ میں سوار ہو کر جسے دو افعی کھینچتے تھے عالم بالا پر زیوس دیوتا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور التجا کی کہ اس کی بیٹی اسے واپس دلائی جائے۔ زیوس راضی ہوگیا اور اس نے کہا کہ اگر پرسفائین نے پلوٹو کی سرحد کے اندر کچھ کھایا نہیں ہوگا تو وہ واپس مل سکیگی لیکن بدقسمتی سے اس نے ایک انار کے دانے کھالئے تھے۔ جو اس نے الیسیا (Elysia) (یونانی عالم ارواح) کے میدان سے توڑ لیا تھا۔ اور اسے پھر زمین پر آنا نصیب نہ ہوسکا۔ لیکن زیوس کو ڈمیٹر کے رنج و ملال پر ترس آیا اور اس نے حکم دیا کہ پرسفائین ہر سال چھ مہینے اپنی ماں کے پاس رہا کرے جب ڈمیٹر اپنی بیٹی کی تلاش میں تھی اسے پیاس کا غلبہ ہوا۔ وہ تھک کر ایک ضعیفہ کے جھونپڑے پر ٹھیری اور اس سے پانی مانگا۔ ضعیفہ نے اسے پانی اور جو کا دلیا دیا۔ جب وہ کھا رہی تھی تو ضعیفہ کا بیٹا اسٹیلیو (Stellio) اس کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگا۔ اس پر ڈمیٹر نے ناخوش ہو کر تھوڑا سا دلیا لڑکے کے چہرے پر مارا جس کے لگتے ہی لڑکے کی شکل چھپکلی سی ہوگئی۔

جب ڈمیٹر اپنی بیٹی کی تلاش سے فارغ ہو کر زمین پر واپس آئی تو اس نے دیکھا کہ زمین کا حال تباہ ہوگیا ہے۔ کیونکہ اس کی غیر حاضری میں لوگوں نے کاشت ترنا بند کر دیا تھا۔ خصوصاً اٹیکا (Attica) بالکل ویران ہوگیا تھا۔ ملک اٹیکا میں شہر الوسیس (Eleusis) میں سیلوس (Celeus) بادشاہ تھا جس کے

بیٹے کا نام ٹرپٹولیمیوس (Triptolemus) تھا۔ چونکہ اثنائے سفر میں سلیوس نے ڈیمیٹر کی بڑی خاطر و تواضع کی تھی۔ اس لئے ڈیمیٹر نے اُس کا احسان اُتارنے کی غرض سے اُس کے بیٹے کو فن زراعت کی تعلیم دی۔ ڈیمیٹر نے اُسے ہل جوتنا بیج بونا فصل کاٹنا۔ روٹی پکانا۔ اور پھل اُگانا سکھایا۔ اور اُسے ایک رتھ بھی دیا جسے افعی کھینچتے تھے۔ اور اُسے بنی انسان کو زراعت کی تعلیم دینے پر مامور کیا۔ اُس وقت بنی انسان جڑوں اور پھلوں پر بسر اوقات کرتے تھے۔ ٹرپٹولیمیوس نے اُن کو کھیتوں میں گیہوں بونا سکھایا جو اُسے ڈیمیٹر سے ملا تھا۔

اس دیوی کی عزت و یادگاری میں شہر الوسس (Eleusis) میں عیدیں منائی جاتی تھیں۔ لوگ ان عیدوں کو شہر الوسس کی راز کہا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ بالکل پوشیدگی میں منائی جاتی تھیں۔ جو لوگ ان عیدوں میں شریک کئے جاتے تھے۔ مبتدی یا نو مرید کہلاتے تھے۔ نئے شرکا سے حلف اُٹھوائے جاتے تھے کہ وہ اُن عجیب و غریب رسموں کا جو عیدوں کے موقع پر کی جاتی تھیں کسی سے ذکر نہ کرینگے۔ اس لئے نو مرید خوف کرتے تھے۔ اور غیر مریدوں کے سامنے ان رسموں کا اشارتاً ذکر کرنا بھی سخت تریں گناہ سمجھتے تھے۔ ڈیمیٹر کا بت دراز قامت اور رعب دار بنایا جاتا تھا۔ اُس کے بال سنہری بنائے جاتے تھے۔ اور اُن میں اناج کا ایک ہار لگایا جاتا تھا۔ اُس کے دہنے ہاتھ میں ایک درانتی اور بائیں میں ایک مشعل بنائی جاتی تھی۔ اُس کے نام پر بہت سے مندر تعمیر کئے گئے تھے اور بہت سی عیدیں منائی جاتی تھیں موسم بہار میں کاشتکار اس دیوی کو قربانیاں گزرانتے تھے۔ اور شہد و شراب اور دودھ کا چڑھاوا چڑھاتے تھے۔

اِن مذکورہ بالا بارہ دیوتاؤں اور دیویوں کے علاوہ یونانیوں میں اور بہت سے دیوی اور دیوتا مانے جاتے تھے۔ جو پاتال۔ سمندر اور زمین پر حکمرانی کرتے تھے ہر چشمہ ہر دریا۔ ہر کھیت۔ ہر باغ۔ اور ہر شے کا دیوتا یا دیوی علیحدہ علیحدہ ہوتے تھے ان میں سے ہم چند خاص دیوتاؤں اور دیویوں کا ذکر کرتے ہیں۔

ایمفیٹرٹی (Amphitrite) یہ پوسائیڈن دیوتا کی بیوی ہے۔ اس دیوی کے جلو میں بہت ڈولفن مچھلیاں ہوتی ہیں۔ اور کلولیں کرتی چلتی ہیں جس کے باعث سمندر میں جھاگ پیدا ہو جاتا ہے۔ ان مچھلیوں کے پیچھے پیچھے ٹرائٹس اپنے گھونگے بجاتے ہوئے آتے ہیں۔ اور دیوی کے رتھ کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے چلتے ہیں۔ رتھ میں سمندری گھوڑے جتے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ گھوڑے برف سے زیادہ سفید اور اُن کی آنکھیں شعلے کے مانند سُرخ ہیں۔ اور منہ سے جھاگ نکلتے جاتے ہیں۔ اس دیوی کا رتھ گھونگے کا ہوتا ہے۔ اور اُس کا رنگ ہاتھی دانت سے بھی زیادہ چمکیلا۔ اور اُس کے پہیے سُنہری۔ رتھ کے پیچھے سمندر کی نازنین جن کے بال شانوں پر لٹکے ہوئے ہوا سے ہلتے جاتے ہیں تیرتی ہوئی چلتی ہیں۔

اس دیوی کے ایک ہاتھ میں سُنہری عصا ہوتا ہے جس سے وہ سمندر کی لہروں پر حکمرانی کرتی ہے۔ اور دوسرے ہاتھ سے اپنے بیٹے پالیمن (Palemon) دیوتا کو سنبھالے ہوئی ہوتی ہے۔ جو اُس کی چھاتیوں سے لٹکتا ہوتا ہے۔ اُسکے چہرے سے نزاکت اور سنجیدگی عیاں ہوتی ہے۔ اور اُس کے رعب و داب سے سرکش ہوا او طوفان تھم جاتے ہیں۔ اُس کی رتھ کے اوپر ایک بڑا ارغوانی رنگ کا بادبان ہوتا ہے جسے بہت سے سمندری زیفائرس Zephyrs (ہوائیں) اپنی سانس سے آگے کو حرکت دیتے ہیں۔ ہوا میں ایئولس (Aeolus) ہوتا ہے۔ جو تند مزاج اور مضطرب و بےچین ہے۔ جس کے چہرے پر جھریاں اور آنکھیں دہکتی ہوئی ہیں۔ صورت ڈراونی۔ بھویں گھنی اور بڑی بڑی نگاہوں سے غیظ و غضب ٹپکتا ہے۔ وہ شمالی ہواؤں کو تھامتا ہوا اور بادلوں کو ہٹاتا ہوا چلا جاتا ہے۔ دیوی کے نظارے کے لئے سمندر کے حجروں میں سے پانی کے جانور اور مچھلیاں جلدی جلدی نکل کر آتی ہیں۔

ٹرائٹنس (Tritons) یہ پوسائیڈن اور ایمفیٹرٹی کا بیٹا اور اپنے باپ کا ایلچی ہے۔ اُس کا نصف جسم انسان کا اور نصف مچھلی کا ہے۔ وہ ایک گھونگا بجاتا

رہتا ہے۔ سمندر کے دیوتاؤں میں وہ سب سے زبردست ہے۔ اور جب چاہتا ہے سمندر میں طوفان برپا کر دیتا اور جب چاہتا ہے تھما دیتا ہے۔

اوشنس (Oceanus) یہ سمندر کا دیوتا اور کرونوس اور ہیسٹیا کا بیٹا ہے۔ زئیوس دیوتا نے جو عالم بالا کا حکمران تھا اس سے حکومت چھین کر اپنے بھائی پوسائیڈن کو دیدی۔ اوشنس نے تھیٹس (Thetis) سے شادی کی تھی اس کے تین ہزار بچے پیدا ہوئے اور وہ دریاؤں کا باپ تھا۔ اس کی شکل بڈھے آدمی کی سی بنائی جاتی تھی۔ ڈاڑھی لمبی۔ اور ایک ہاتھ میں برچھی۔ اور اس کے پاس ایک سمندری حیوان ہوتا ہے۔ قدیم زمانہ کے لوگ بحری سفر کرنے سے پہلے بڑی سنجیدگی کے ساتھ اس کی منت چڑھایا کرتے تھے۔

نیریئس (Nereus) یہ اوشنس کا بیٹا تھا۔ اس نے ڈوریس کے ساتھ عقد کر لیا تھا۔ اس سے پچاس نازنین دیویاں پیدا ہوئیں۔ جن کو نیریڈس (Nereides) کہتے ہیں۔ بحیرہ ایجین اس کا مسکن تھا۔ اس کا بت بڈھے آدمی کا سا بنایا جاتا تھا۔ اس کے بال نیلگوں اور اس کے گرد اس کی بیٹیاں ناچتی پھرتی تھیں۔

پلوٹو (Pluto) یہ پاتال کا خاص دیوتا اور کرونس اور رھیا کا بیٹا تھا چونکہ پاتال میں جو اس کا مسکن تھا تاریکی اور ویرانگی پائی جاتی تھی۔ اس لئے کسی دیوی نے بھی اس کے ساتھ شادی کرنی نہ چاہی۔ اس لئے اس نے ایک دیوی کو بھگا لے جانے کا ارادہ کیا۔ جب پروسرپائین (Proserpine) دیوی کو سسلی میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ پھول چنتے ہوئے دیکھا تو اپنے سیاہ رتھ میں بیٹھکر جس میں کمید گھوڑے جتے ہوئے تھے۔ اس کے پاس پہنچا۔ اور اسے رتھ میں بٹھا کر چلدیا۔ کیونی (Cyane) دیوی نے گھوڑوں کو روکنے کی کوشش کی۔ مگر پلوٹو نے اپنا عصا زمین پر مارا۔ زمین شق ہوگئی۔ اور پلوٹو معہ پروسرپائین کے پاتال میں جا پہنچا۔ اس طرح پروسرپائین پاتال کی ملکہ بن گئی۔ پلوٹو کو

سیاہ رنگ کے بیل کی قربانی چڑھائی جاتی تھی ۔ اور اس کا خون زمین پر چھڑکا جاتا تھا ۔ تاکہ پاتال میں پہنچ جائے ۔ صنوبر اور نرگس اس دیوتا کے مقدس نشان سمجھے جاتے تھے ۔ پلوٹو گندھک کے تخت پر بیٹھتا تھا ۔ اور صنوبر کا تاج سر پر رکھتا تھا ۔ تین سر والا کتا کربیرس (Cerberus) اس کے قدموں کے پاس پہرا دیتا تھا ۔ اس کی ملکہ اس کے بائیں ہاتھ بیٹھتی تھی ۔ اس کے ہاتھ میں ایک تالی تھی جب ارواح پاتال میں داخل ہوتی تھیں تو وہ ان کو قفل میں بند کر دیا کرتا تھا تاکہ پھر زندگی کو اختیار نہ کر لیں ۔

پلوٹس (Plutus) دولت کا دیوتا تھا ۔ وہ جیسن (Iasion) اور ڈمیٹر کا بیٹا تھا ۔ بت میں وہ اندھا اور بے سلیقہ ظاہر کیا جاتا تھا ۔ جو اس امر کی علامت تھی کہ دولت شریروں کو ملتی ہے ۔ اور نیکوں کو افلاس سے پالا پڑتا ہے وہ لنگڑا بھی ظاہر کیا جاتا تھا جو اس امر کا نشان تھا کہ دولت آہستہ آہستہ جمع ہوتی ہے ۔ وہ بزدل بھی بنایا جاتا تھا ۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ دولت احتیاط سے محفوظ رہتی ہے ۔ اس کے پر ظاہر کیے تھے کہ دولت جلدی ضایع ہو جاتی ہے ۔

سومنس (Somnus) جو خواب کا دیوتا تھا ۔ وہ ایریبس (Erebus) اور ناکس (Nox) (شب) کا بیٹا تھا ۔ اس کا محل ایک تاریک غار کے اندر تھا ۔ جہاں آفتاب کی شعاعیں کبھی بھی نہیں پہنچتی تھیں ۔ غار کے دروازے پر پوست کے درخت اُگے ہوتے تھے ۔ اور کہتے ہیں کہ سومنس نرم نرم پروں کے بستر پر جس کے چاروں طرف سیاہ پردے پڑے ہوتے تھے ہمیشہ سوتا رہتا تھا ۔ محل کے دو دروازوں میں ہو کر خواب اندر جاتے اور باہر آتے تھے ۔ سومنس کا خاص وزیر مارفیس (Morpheus) (افیون) دیوتا تھا ۔

عالم سفلی یا زمین پر کے دیوتا یہ ہیں ۔

ڈیونیسس (Dionysus) جسے رومی بکیس (Bacchus) کہتے ہیں ۔ شراب اور شرابیوں کا دیوتا تھا ۔ لکھتے ہیں کہ وہ قدیم زمانہ میں فاتح اور

مقنن تھا۔ مصر میں پیدا ہوا۔ اور عرب میں مقام نیسا Nysa میں تعلیم پائی تھی۔ اس نے ہندوستان بھی فتح کر لیا تھا۔ لوگوں کو انگوروں کی کاشت کرنا۔ اُن سے شراب بنانا۔ اور شہد بنانے کے طریقے کی تعلیم دی۔ علاوہ اس کے صنعت و حرفت اور جہاز رانی۔ اور زمین کے جوتنے کا طریقہ بھی بتلایا۔ اُس نے شہروں کی بنیاد ڈالی عمدہ عمدہ قانون بنائے۔ وحشی قوموں کو شایستہ بنایا۔ اور اُنہیں دیوتاؤں کی پرستش کرنا بھی سکھایا۔

بچپن میں ڈیونیسس جزیرہ ناکسس (Naxos) میں سو رہا تھا۔ ڈاکوؤں کا ایک جہاز ادھر جا نکلا۔ اور اُسے گرفتار کر کے اس نیت سے لے گئے کہ غلام کے طور پر کسی کو بیچ دیں۔ جب ڈیونیسس بیدار ہوا تو جھوٹ موٹ رونے لگا۔ تاکہ یہ معلوم کرے کہ ڈاکوؤں کو اُس پر رحم آتا ہے یا نہیں۔ مگر ڈاکو اُلٹا اُس کی بےکسی پر ہنسنے اور ڈرانے لگے اس پر ڈیونیسس نے جہاز کو چلنے سے روک دیا۔ سمندر میں سے انگور کے درخت نکل کر جہاز کے پتواروں۔ مستولوں اور بادبانوں کو لپٹ گئے۔ ڈیونیسس نے اپنی برچھی کو ہلایا۔ اور فی الفور شیروں۔ چیتوں۔ اور تیندوؤں نے نکل کر ڈاکوؤں کو گھیر لیا۔ ڈاکو خوف زدہ اور پریشان ہو کر سمندر میں کود پڑے۔ اور ڈولفن مچھلیاں بن گئے۔ صرف ناخدا کی شکل اس لئے نہیں بدلی کہ اوسنے ڈیونیسس پر کچھ ترس کھایا تھا۔

فریگیا کے بادشاہ میڈاس (Midas) نے ڈیونیسس کی کچھ خدمت کی تھی اور یہ خواہش کی وہ جس چیز کو چھوے وہی سونا بن جائے۔ ڈیونیسس نے اُس کی یہ درخواست قبول کر لی۔ لیکن بادشاہ کو معلوم ہوا کہ اُس نے بڑی غلطی کی۔ کیونکہ اُس کے کھانے پینے کی چیزیں بھی سونا ہو گئیں۔

اس دیوتا کی عید بڑے دھوم دھام سے منائی جاتی تھی۔ اس روز لوگ شراب پیکر بکثرت اور ہنگامہ مچاتے تھے۔ عورتیں بال بکھیرے اور ہاتھوں میں مشعلیں لئے ہوئے دیوانہ وار پہاڑوں پر دوڑتی پھرتی اور ڈیونیسس کی تعریف کے راگ گاتی تھیں لوگ نقاب ڈالکر یا چہروں پر شراب کی تلچھٹ لگا کر شہر کے گرداگرد دوڑتے تھے۔

ڈیونیسس کے نام پر سدابہار عشق پیچا۔ انجیر۔ اور انناس تبرک مانے جاتے تھے۔ اس دیوتا کو بکریوں کی قربانی چڑھائی جاتی تھی۔ بعض وقت اُس کا بت ایک زن صفت نوجوان کا سا بنایا جاتا تھا۔ اور بعض وقت بڈھے مرد کا سا۔ عشق پیچا اور انگور کے پتوں کا تاج اُس کے سر پر ہوتا تھا۔ ایک ہاتھ میں برچھی ہوتی تھی جس پر عشق پیچا اور انگور کی پتیاں لپٹی ہوتی تھیں۔ اُس کی سواری کی رتھ میں ببر۔ چیتے۔ تیندوے جتے ہوئے ہوتے تھے۔ اور فسادی عفریتوں اور ملازمین دیویوں کی جماعت اُس کے جلو میں ہوتی تھی۔

لیٹونا (Latona) یہ دیوی فیبی (Phoebe) اور ٹیتان [illegible] کی بیٹی تھی۔ کسی زمانہ میں وہ آسمان کی دیوی تھی۔ مگر چونکہ اُس کے حسن و جمال کی دیوتا بڑی تعریف کرتے تھے۔ اس لئے ہیری دیوی اُس سے رشک و حسد کرنے لگی اور اُسے زمین پر پھینک دیا۔ آسمان کے دیوتاؤں نے اُسے آسمان میں داخل نہ ہونے دیا۔ زمین نے اُسے قبول نہ کیا۔ کیونکہ ہیری دیوی کا خوف لگا ہوا تھا۔ پائتھن سانپ جسے ہیری دیوی نے لیٹونا کے ہلاک کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اس کے تعاقب میں لگا پھرتا تھا۔ آخر پوسائیڈن دیوتا کو اس پر رحم آیا۔ اس زمانہ میں ڈیلوس (Delos) کا جزیرہ متحرک تھا۔ کبھی پانی کے اندر چھپ جاتا تھا اور کبھی پانی کے اوپر آجاتا تھا۔ اُس وقت یہ جزیرہ چلتے چلتے بحیرہ ایجین کے پاس جا پہنچا تھا پوسائیڈن دیوتا نے اپنا ترسول مار کر اُس جزیرہ کو ساکن کر دیا۔ اور لیٹونا ایک بٹیر کی شکل بنکر اُس میں جا بیٹھی۔ جہاں اُس کے دو بچے اپولو اور ارٹیمس پیدا ہوے۔ مگر ہیری دیوی نے اُسے یہاں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ وہ مجبور ہو کر جلدی اور دُنیا بھر میں ماری ماری پھرتی۔ اور آخر کار ایشیائے کوچک کے شہر لیسیا (Lycia) میں پہنچی۔ یہاں وہ سخت دھوپ میں میدان میں پھرتی رہی جس سے اُس کا سر گھومنے لگا اور بیحد کمزور ہو گئی۔ تب اُسے ایک چشمہ نظر آیا۔ وہ پیاس بجھانے اُس پر دوڑی گئی۔ مگر کسانوں نے اُسے پانی پینے نہ دیا۔ لیٹونا نے زیوس دیوتا

سے دعا کی کہ ان کو سزا دے۔ زیوس نے انہیں مینڈک بنا دیا۔

نیوبی (Niobe) یہ دیوی ٹونٹالس (Tantalus) کی بیٹی اور تھیبس (Thebes) کے بادشاہ امیفئن Amphion کی بیوی تھی۔ اس کے چودہ بچے تھے۔ جس کے باعث وہ بڑی مغرور ہوگئی تھی۔ اس دیوی نے لیٹونا کا حق غصب کرلیا۔ اور کہنے لگی کہ میں قربانی کی زیادہ سزاوار ہوں۔ لیٹونا نے اپولو اور آرٹیمس سے دعا مانگی اپولو نے اپنے بانوں سے نیوبی کے بیٹوں کو ہلاک کر دیا اور آرٹیمس نے اس کی بیٹیوں کو۔ بچوں کے غم میں نیوبی دیوانی ہوگئی اور جنگلوں اور ویرانوں میں روتی پھرتی تھی۔ دیوتاؤں نے ترس کھا کر اسے پتھر بنا دیا۔ نیوبی کی پرستش ارکوس اور ڈیلوس میں ہوتی تھی۔ اور اس کے بچے اولمپس کے دیوتاؤں کی مجلس میں شامل کر لئے گئے

ایوس (Eos) یا اورورا Aurora صبح کی دیوی تھی۔ وہ اپولو کی بہن تھی۔ اور زمین اور تیتان (Titan) سے پیدا ہوئی تھی۔ اس نے تیتان کے بیٹے ایسٹریس Astraeus سے عقد کیا۔ وہ ستاروں اور ہواؤں کی ماں سمجھی جاتی تھی۔ اپنی نازک انگلیوں سے مشرق کے دروازے کھولتی۔ رات کا پردہ اٹھاتی۔ اور گھاس اور پھولوں پر اوس چھڑکتی ہے۔ اس کی آمد پر ستارے غائب ہو جاتے روشن بادل جو اس کے چاروں طرف پھیلے رہتے ہیں۔ وہ اس کے بھائی اپولو آفتاب کی آمد کا اعلان کرتے ہیں۔ اس دیوی نے ٹرائے کے ایک شاہزادے تیتھونس Tithonus نامی سے بھی شادی کی شاہزادے نے اس سے التجا کی کہ وہ اسے حیات ابدی عطا کرے۔ چنانچہ اس کی یہ استدعا قبول کی گئی۔ لیکن وہ طاقت۔ جوانی اور خوبصورتی طلب کرنا بھول گیا۔ کیونکہ انہیں چیزوں سے زندگی خوشگوار ہوتی ہے۔ اس لئے جب تیتھونس ضعیف و کمزور ہو گیا تو اس نے اس دیوی سے موت مانگی۔ دیوی اگرچہ اس کی اس آرزو کو پورا نہ کر سکی۔ تاہم اس نے اسے ٹڈا بنا دیا۔ ایک زریں رتھ اس کی سواری میں ہوتا تھا جسے سفید گھوڑے کھینچتے تھے۔ اور اس کی پیشانی پر ایک روشن ستارا چمکتا رہتا تھا۔

پان (Pan) یہ گلہ بانوں اور شکاریوں کا دیوتا ہے۔ اور جنگلی دیوتاؤں میں بہت شہرت رکھتا ہے۔ وہ ہرمس کا بیٹا تھا۔ ارکیڈیا میں پیدا ہوا تھا۔ کہتے ہیں کہ اُسکی ماں ارکیڈیا کی ایک دیوی ڈریوپی (Dryope) نامی تھی۔ پان نے گلہ بانوں کی بانسری ایجاد کی۔ جس کا نام اُس نے سائرنکس (Syrinx) رکھا۔ اس پر ایک دیوی جس کا نام سائرنکس تھا۔ اور جس پر پان عاشق تھا اُس کے پاس سے بھاگ گئی۔ آپر دیوتاؤں نے اُس دیوی کو سرکنڈوں کا گٹھا بنا دیا۔ سنسان مقاموں میں جو عجیب وغریب شور اکثر سننے میں آتا ہے۔ وہ پان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اُس نے اپولو کو علم موسیقی کی تعلیم دی۔ اُس کا جسم نصف انسان کا اور نصف حیوان کا تھا۔ اُسکی لمبی ڈاڑھی تھی۔ اور بکرے کے سے سینگ۔ ٹانگیں اور پاؤں تھے۔ اُس کا رنگ سُرخ تھا۔ اور سر پر انناس کے پتوں کا تاج ہوتا تھا۔ اُس کے ایک ہاتھ میں عصا اور دوسرے میں سرکنڈے کی بانسری ہوتی تھی۔ دیویاں اُس کے چاروں طرف ناچتی رہتی تھیں اور دیوتا اُس کے راگ سُن کر محظوظ و مسرور ہوتے تھے۔

فلورا (Flora) یہ پھولوں اور باغوں کی دیوی تھی۔ وہ بڑی حسین جمیل تھی۔ اور اُس پر سدا جوانی کی بہار رہتی تھی۔ وہ پھول کا تاج پہنتی تھی۔ اور اُسکی پوشاک گلاب کے ہاروں سے مزین رہتی تھی۔

کومس (Comus) عیش و عشرت اور دعوت کا دیوتا تھا۔ وہ دعوتوں کا انتظام کرتا تھا۔ اور اُس کا بت ایک مخمور نوجوان کا سا بنایا جاتا تھا۔ بعض اوقات اُسکے ہاتھ میں ایک مشعل ہوتی تھی۔ اور بعض اوقات چہرے پر نقاب پڑا ہوتا تھا۔ اگرچہ وہ سیدھا کھڑا رہتا تھا۔ لیکن سوتا ہوا معلوم دیتا تھا۔ اور جب کبھی اُسے جوش آتا تھا تو وہ بیدار ہو جاتا تھا۔ اس کی عیدوں پر مرد اور عورت آپس میں کپڑے بدلتے تھے۔

پوموناہ (Pomona) پھلدار درختوں کی دیوی تھی۔ وہ تندرست و توانا اور حسین و جمیل تھی۔ اور پھلدار درختوں کی کلیوں سے سجی رہتی تھی۔ اُس کے ہاتھ میں ایک شاخ ہوتی تھی جس میں سیب لگے ہوتے تھے۔

ایولس (Aeolus) یہ ہواؤں کا دیوتا تھا۔ وہ ہواؤں اور طوفانوں کے شروع ہونے سے پہلے ہی اُن کی نسبت پیشین گوئی کر دیتا تھا۔ وہ اُن کو پیدا کرسکتا اور تھما سکتا تھا۔ یہ سمجھا جاتا تھا کہ طوفانوں اور آندھیوں سے اُس کا غیظ و غضب آشکارا ہوتا تھا۔ جب یولیسس (Ulysses) بادشاہ جزیرہ ایولس میں پہنچا جہاں کا یہ دیوتا بادشاہ تھا تو اُس نے تمام ہواؤں کو ایک تھیلے میں بند کر کے یولیسس کے حوالہ کر دیا۔ تاکہ اُس کا بیڑہ بہ امن و امان رہے۔ مگر یولیسس کے ساتھیوں نے جبکہ وہ سو رہا تھا اُس تھیلے کو کھول ڈالا۔ جس کے باعث سارے جہاز تباہ ہو گئے۔ صرف ایک جہاز باقی رہگیا۔ جس میں یولیسس سو رہا تھا۔ یہ دیوتا ایک لایق ہیت داں اور علم خواص الاشیا کا عالم سمجھا جاتا تھا۔ اور کہتے ہیں کہ اُس نے جہازوں کے بادبان ایجاد کئے تھے۔

موس (Momus) یہ بیوقوفی اور شادمانی کا دیوتا تھا۔ اور رات اور خواب سے پیدا ہوا تھا۔ وہ اور دیوتاؤں کو دیکھکر ہنستا اور اُن کا مضحکہ اُڑاتا تھا۔ اس لئے دیوتاؤں نے اُسے آسمان سے نکال دیا تھا۔

اسٹریا (Astrea) یہ عدل و انصاف کی دیوی تھی بعض وقت وہ تھیمس (Themis) کی بیٹی سمجھی جاتی تھی جو زمین و آسمان کی بیٹی تھی۔ اور بعض وقت خود تھیمس مانی جاتی تھی۔ اسٹریا کا مسکن زمین پر تھا۔ مگر لوگوں کی شرارت اور فسق و فجور کے باعث وہ آسمان پر چلی گئی۔ اُس کے قد و قامت سے رعب عیاں ہوتا تھا۔ اُس کے ایک ہاتھ میں ترازو ہوتی تھی۔ جس میں وہ انسانوں کے اعمالوں کو تولا کرتی تھی۔ ایک پلڑے میں اچھے اعمال اور دوسرے میں بُرے اور دوسرے ہاتھ میں شریروں کو سزا دینے کے لئے ایک تلوار ہوتی تھی۔ اُسکی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوتی تھی۔ اور یہ اِس امر کی دلیل تھی کہ وہ انسانوں کی جاہ یا اُن کے درجہ اور رتبے کے باعث طرفداری نہیں کرتی۔

ٹرمینس Terminus۔ یہ ملکی حدود کا دیوتا تھا اور اُسے یہ خدمت

سپر دتھی کہ ایک شخص دوسرے کی حد پر دخل اندازی نکرنے پائے۔ اُس کا بت پتھر کا ایک سر ہوتا تھا۔ نہ اُس کے ہاتھ تھے اور نہ پاؤں۔ اور یہ اِس امر کی علامت تھی کہ اُسے جہاں قایم کر دیا تھا وہ برابر وہیں رہیگا۔

نیمیسس (Nemesis) یہ بدلہ اور انتقام کی دیوتی تھی۔ وہ نکس اور اوشنس کی بیٹی تھی۔ نیکی کی جزا اور بدی کی سزا دیتی تھی۔ فیڈیاس بت تراش نے اٹیکا میں نیمیسس کا بڑا عمدہ بت نصب کیا تھا۔

ایرِس (Iris) جو نو دیوی کی پیغامبر اور قوس قزح سمجھی جاتی تھی۔ اُس کے بازو تھے جس میں قوس قزح کے سارے رنگ نظر آتے تھے۔ وہ جُونو کے پیچھے ہردم کھڑی رہتی تھی۔ تاکہ اُس کے احکام کی تعمیل پر آمادہ رہے۔

زِیفائر (Zephyr) یہ ایسٹریس (Astreas) کا بیٹا اور کلورس (فلورا) کا خاوند۔ وہ ہواؤں خصوصاً مغربی ہوا کا دیوتا سمجھا جاتا تھا۔

میوزیز (Muses) یہ دیویاں نو تھیں وہ زیُوس اور منیموسائنی (Mnemosyne) کی بیٹیاں تھیں۔ اُن کے ذریعہ راگوں کا القا الہام ہوتا تھا۔ وہ شاعری و علوم و فنون کی مختلف شاخوں پر حکمرانی کرتی تھیں۔ شاعر اُن سے الہام و القا کے لئے التجا کرتے تھے۔ اُن کو قربانی نہیں بلکہ شراب کی دہار چڑہائی جاتی تھی۔ اُن کا مسکن کوہ پارناسس Parnasus پنڈس (Pindus) اور ہلیکن (Helicon) تھے۔ یونانیوں میں اُن کی عام طور پر پرستش ہوتی تھی۔ اُن کے نام اور کام یہ ہیں۔

کیلیوپی (Calliope) یہ فصاحت اور رزمیہ نظم کی دیوی تھی۔

کلیو (Clio) تاریخ کی دیوی۔

اراٹو (Erato) فصاحت اور عشقیہ غزلیات کی دیوی۔

یوٹرپی (Euterpe) علم موسیقی کی دیوی۔

میلپومینی (Melpomene) سوز و گداز اور مصیبت کے سوانگ یا نقل کی دیوی

پولی ہمنیا (Polyhymnia) گانے اور علم کلام کی دیوی۔
ٹرپ سیکور (Terpsichore) رقص کی دیوی۔
تھالیا (Thalia) قدرتی نظم اور نقل یا سوانگ کی دیوی۔
یورینیا (Urania) علم ہیئت اور مناجات کی دیوی۔
ان دیویوں کا سردار اپولو دیوتا تھا۔

گریسیز یا چیریٹیز (Graces or Charities) یہ تین نازوانداز والی نازنین تھیں۔ وہ زیوس دیوتا اور سمندر کی ایک ادنی درجہ کی دیوی یورینومی (Eurynome) کی بیٹیاں تھیں۔ ان کی یادگاری اور پرستش کے لئے جہاں جہاں یونانی قوم کے لوگ رہتے تھے مندر اور قربان گاہیں تعمیر کی جاتی تھیں۔ زمین و آسمان اُن کے زیرنگین سمجھے جاتے تھے۔ یہ نوجوان۔ خوبصورت اور باحیا کنواری نازنینیں تھیں۔ اور تینوں آپس میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے۔ یا آپس میں بغلگیر رہتی تھیں۔ وہ ہر وقت افرودیتی (زہرہ) دیوی کی جلومیں جو حسن و جمال کی دیوی تھی۔ کوہ اولمپس پر زیوس کے تخت کے گرد کھڑی رہتی تھیں۔ اور اس انداز کے ساتھ کہ گویا رقص میں مصروف ہیں۔ اُن کی پوشاک بیحد سبک ہوتی تھی۔ چونکہ وہ نظم پر حکمرانی کرتی تھیں اس لئے میوزیز کے ساتھ اُن کی عبادت کی جاتی تھی۔

سائرنس (Sirens) یہ تین ادنی درجہ کی سمندر کی دیویاں تھیں سؤ اکلیلوئس (Achelous) اور میلپومینی (Melpomene) کی اولاد تھیں اُن کے چہرے خوبصورت عورتوں کے سے تھے۔ مگر باقی جسم اڑنے والی مچھلیوں کا سا۔ اُن کا مسکن جزیرہ سسلی میں راس پلورس کے قریب تھا۔ وہ ایسا شیریں اور دلفریب راگ گاتی تھیں کہ جو جہاز اُس طرف سے گزرتے تھے اہل جہاز مست و بیخود ہو کر دنیا و مافیہا کو بھول بیٹھتے تھے اور [illegible] میں پھنس جاتے تھے۔ وہ اُن کو جہاز سے کھینچ کر کھا جاتی تھیں۔

فیوریز یا یومینائیدس (Eumenides or Furies)
یہ غضب اور انتقام کی دیویاں سمجھی جاتی تھیں۔ وہ بازو دار کنواری لڑکیاں تھیں
وہ شمار میں تین تھیں۔ اور اُن کے نام تسیفون (Tisiphone) میگرا
(Megaera) اور الیکٹو (Alecto) تھے۔ کرونس نے اپنے باپ
اورنیاس کے ایک زخم لگایا تھا۔ کہتے ہیں کہ یہ دیویاں اس زخم کے خون سے
پیدا ہوئیں تھیں۔ وہ دیوتوں کی طرف سے بدلہ لینے پر مقرر تھیں۔ وہ زمین اور
پاتال کے لوگوں کو سزائیں دیا کرتی تھیں۔ اُن کے جلو میں خوف۔ غصہ۔ اور موت
رہتے تھے اُن کی عبادت یونانیوں میں عام طور پر کی جاتی تھی۔ مگر کوئی شخص خوف
کے باعث نہ تو اُن کا نام لے سکتا اور نہ اُن کے مندروں کی طرف دیکھ سکتا تھا۔
اُن کو نذر میں فاختہ۔ بھیڑ۔ زعفران اور دیودار کی شاخیں چڑھائی جاتی تھیں۔
اُن کے چہرے عورتوں کے سے تھے مگر ڈراؤنے اور کریہ منظر۔ اُن کا لباس سیاہ تھا۔
مگر اُس پر خون کے چھینٹے پڑے ہوتے تھے۔ اُنکے ہاتھوں میں جلتی ہوئی شعلیں۔ خنجر
اور بچھوؤں کے چابک ہوتے تھے۔ اُن کے سروں گردنوں اور شانوں پر سانپ لپٹے
ہوتے تھے۔

فیٹس (Fates) جن کو فاٹا (Fata) یا پارکی (Parcae) بھی
کہتے ہیں۔ یہ قضا و قدر کی دیویاں تھیں۔ وہ تین تھیں۔ اور اُن کے نام کلوتھو
(Clotho) لاکیسس (Lachesis) اور اٹروپس (Atropos)
ہیں۔ وہ ناکس (Nox) اور ایریبس (Erebus) کی بیٹیاں تھیں
اُن کی شبیہ لنگڑی عورتوں یا بھاری بھر کم کنواریوں کی سی بنائی جاتی تھی۔ وہ
تمام واقعات کی حکمرانی اور نگرانی کرتی تھیں۔ اور مشتری دیوتا سے بھی بالاتر سمجھی
جاتی تھیں۔ کلوتھو پیدائش کے واقعہ اور موقع کی نگراں تھی۔ اور اُس کے ہاتھ میں
ایک تکلا ہوتا تھا۔ لاکیسس چرخہ کاتتی ہوتی تھی۔ اور اٹروپس ایک قینچی سے دھاگہ
کاٹتی جاتی تھی۔ کلوتھو گوناگوں رنگ کی پوشاک پہنتی تھی۔ اور سات ستاروں کا

کا تاج سر پر رکھتی تھی۔ اٹروپس سیاہ لباس پہنتی تھی۔

ہارپیز (Harpies) یہ تین ہیبت ناک دیویاں تھیں۔ ان کے نام ایلو (Aello) اوکیپٹی (Ocypete) اور کیلینو (Celaeno) تھے۔ وہ پوسائیڈن اور ٹیرا (Terra) کی اولاد تھیں۔ اُن کے سر عورتوں کے سے گردھڑ عقاب کا سا اور پیچے اور پاؤں اژدھے کے سے تھے۔ ان کی سانس سے متعدی امراض نکلتے رہتے تھے۔ جب اینیس Aeneas اٹلی (Italy) کو جہاز میں جا رہا تھا۔ تو ان دیویوں نے اُسے لوٹ لیا اور پیشینگوئی کی کہ اس پر بہت سی مصائب واقع ہونگی۔ بلکہ اُن کے نام بتا دئے۔

گورگنس (Gorgons) یہ فورکیس (Phorcys) اور سیٹو (Ceto) کی تین لڑکیاں تھیں۔ اُن کے نام سیتھنو (Sthenno) یوریالی (Euryale) اور میڈوسا Medusa تھے۔ وہ نہایت حسین و جمیل تھیں مگر اُن کے سر پر بالوں کی جگہ سانپ تھے۔ اُن کی نگاہ جب کسی پر پڑ جاتی تھی وہ پتھر بن جاتا تھا۔ اُن کے ہاتھ پیتل کے اور بازو سنہری رنگ کے تھے۔ ان کے دانت سؤر کی کانپوں (دانتوں) کی مانند تھے۔ اُن کا مسکن کسی خاص جگہ نہیں قرار دیا گیا بلکہ مختلف روایتوں سے سیتھیا Scythia) میں سمندر کے کنارے۔ اور لبیا (Libya) میں ٹرائیٹن جھیل کے پاس اور ہیسپرائیڈس (Hesperides) کے باغوں میں قرار دیا جاتا ہے۔

لاریز (Lares) یا پیناٹس Penates یہ خانگی امور کے ادنےٰ درجہ کے دیوتا تھے۔ اور مہمان نوازی کے کاموں اور دعوتوں کی نگرانی کرتے تھے گھر کا آتش کدہ یا الاؤ قربان گاہ سمجھا جاتا تھا۔ کیونکہ یہ جگہ اجنبیوں اور مسافروں کے لئے جائے پناہ سمجھی جاتی تھی۔ کھانے کے وقت اور تیوہاروں کے موقعوں پر الاؤ پر اُن کو کھانا چڑھایا جاتا تھا۔ مئی کے مہینہ میں اُن کی قربان گاہ کو سجایا جاتا اور اُس پر خوشبو جلائی جاتی تھی۔ ہر گھر اور ہر شہر اور ہر ضلع کا ایک دیوتا محافظ سمجھا جاتا تھا۔

یہ دیوتا لارا کی اولاد بتائے جاتے تھے۔

مانیئز (Manes) ان کو پاتال کی حکمرانی سپرد تھی۔ اور وہ مُردوں کی روحیں سمجھے جاتے تھے۔ اُن کے ذمہ قبروں اور مقبروں کی نگرانی تھی۔ ان کی قربان گاہیں بھی گھروں کے آتشکدے سمجھے جاتے تھے۔ کیونکہ یہ دیوتا اور لارز دیوتا دیویوں میں ایک ہی قسم کے دیوتا مانے جاتے تھے۔ وہ مینس (Manes) کی اولاد تھے۔

یونانیوں کا عقیدہ تھا۔ کہ تمام عالم دیوتاؤں ہی سے بھرا ہوا ہے۔ تاریک مقام چشمے۔ دریا۔ جنگل۔ پہاڑ۔ گھاٹیوں اور ہوا ایسے معبودوں کے مسکن سمجھے جاتے تھے جو نصف انسان اور نصف دیوتا تھے۔ جو فانی انسانوں سے زیادہ خوبصورت اور دیوتاؤں سے تقدس میں کمتر تھے۔

گاڑیبان سمجھتے تھے کہ اُن کے چاروں طرف دیوتا ہی دیوتا تھے۔ جو نظر نہیں آتے تھے۔ پتوں کی کھڑکھڑاہٹ۔ ہوا کی سنسناہٹ اور چشموں کے پانی کی آواز اُن کی آوازیں سمجھی جاتی تھیں۔ شکاری شکار کا پیچھا کرتے وقت سمجھتے تھے کہ کوئی اوریڈ (Oreades) دیوی اپنا تیر و کمان لئے ہوئے دوڑتی ہوئی اپنی شکارن ملکہ کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے اُس کے پاس سے نکل گئی ہے۔ سنسان چٹانوں اور تاریک غاروں میں لوگوں کو کسی نیم دیوی یا دیوتا کی آواز سنائی دیتی تھی۔ دہی کسان سمجھتے تھے کہ شاہ بلوط کے درختوں اور داؤدر درختوں کے سایہ تلے دیوی یا دیوتا رقص کر رہے ہیں۔ بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک زیئوس کے بان سمجھے جاتے تھے۔ نسیم کا چلنا زیفائرس کے بازوؤں کی حرکت بتائی جاتی تھی۔ طوفان کا برپا ہونا زیئوس کے غصّہ کی علامت کہی جاتی تھی۔ اور علیٰ ہذا۔

مزید براں قدیم زمانہ کے لوگ ایسے آدمی کو جو اپنے ہمعصروں یا ملک والوں سے بہادری۔ علم۔ عقل و دانش یا سخاوت میں سبقت لے جاتا تھا۔ فانی انسان سے زیادہ رتبہ دیتے۔ بلکہ خدا کا ثانی بتلاتے تھے۔ اُس کے کاموں کو دیوتاؤں کے سے کام قرار دیتے تھے۔ اور اُس کی وفات کے بعد اُن کی بڑی تعظیم کرتے اور اُنکو

غازی مرد اور یا دیوتا کی طرح اُس کی پرستش کی جاتی تھی۔لوگ ایسے آدمی کو اپنے سے بالا اور افضل تر سمجھتے تھے۔

اب ہم اُن دیوتاؤں کے حالات قلمبند کرتے ہیں جو مذکورہ بالا قسم میں شامل ہیں۔
سینٹورس (Centaurs) یہ نصف انسان اور نصف گھوڑا تھے یعنی سینہ سے اوپر انسان کا جسم تھا۔اور سینہ سے نیچے گھوڑے کا۔ان کا مسکن تھسلی (Thessaly) بتایا جاتا ہے۔اُن کے خصایل وحشیانہ تھے۔مگر اُن میں ایک جس کا نام خیرون تھا نہایت مہذب وشایستہ تھا۔عوام الناس کا خیال ہے۔کہ خیرون نے اکلیز کو فن موسیقی کی تعلیم دی تھی۔خیرون علم ادویہ اور شکار میں بھی بڑی قابلیت رکھتا تھا۔سینٹورس۔سینٹورس اور اسیلیا کی اولادیں تھے۔
کیسٹر (Castor) اور پولکس (Pollux) یہ توام بھائی تھے اور زیوس اور لیڈا (Leda) سے پیدا ہوئے تھے۔کیسٹر گھوڑی کی سواری اور تربیت میں بڑا قابل تھا۔اور پولکس کشتی لڑنے میں۔یہ دونوں بھائی اُس مہم کے ساتھ جو ارگونیٹس (Argonauts) کے نام سے منسوب ہے کالکس (Colchis) کو گئے تھے۔مگر اثنائے سفر میں ایک خوفناک اور زبردست طوفان برپا ہوگیا۔اُس وقت کیسٹر اور پولکس کے سروں پر دو شعلے نمودار ہوئے اور طوفان رفع ہوگیا۔زیوس نے اُنہیں تبادیا تھا۔وہ باری باری سے ایک ماہ زندہ رہتے اور ایک ماہ مردہ۔اُن کی شبیہ اس طرح بنائی جاتی تھی کہ دونوں ملے ہوئے دو سفید گھوڑوں پر سوار ہوتے تھے مگر برچھیوں سے مسلح۔اور اُن کی پیشانی پر ایک ستارہ روشن ہوتا تھا۔یہ دو نو برج جوزا کے دونوں بڑے تارے ہیں۔
پرسیس Perseus پرسیس اور دانائی کا بیٹا Danae کا بیٹا تھا دانائی ارگوز (Argos) کے بادشاہ اکری سیئس (Acrisius) کی بیٹی تھی۔ہرمس (Hermes) (عطارد) دیوتا نے اُسے دو بازو اور ہیرے کا ایک خنجر عطا کیا تھا۔پلوٹو نے اُسے ایک خود عطا کیا تھا جسے پہن کر وہ لوگوں کی نگاہوں سے

غائب ہو جاتا تھا۔ منروا دیوی نے اُسے ایک ڈھال دی تھی جس میں ہر شخص
طرح نظر آتی تھی جس طرح کہ آئینہ میں۔ اُس نے میڈوسا گورگن کو قتل کیا۔ اور جب
اُس کا سر بیابان Libya کے جنگل میں ہو کر لئے جاتا تھا۔ تو جتنے خون کے قطرے
سر سے گرے تھے اُتنے ہی سانپ پیدا ہو گئے جو اُس ملک میں پائے جاتے تھے۔
جب پرسیس سفر میں اطلس (Atlas) شاہ موتانیا (Mortania)
کے ہاں پہنچا تو اُس بادشاہ نے اُس کی خاطر و تواضع نہیں کی۔ پرسیس نے
اُسے گورگن کا سر دکھا کر پہاڑ بنا دیا۔ جو آج تک کوہ اطلس کے نام سے
شمالی افریقہ میں پایا جاتا ہے۔ جب پرسیس سفر میں ایتھوپیا کے مشرقی ساحل
پر پہنچا تو دیکھتا ہے کہ خوبصورت نازنین اندرومیڈا ایک چٹان سے زنجیروں
کے ذریعہ بندھی پڑی ہے اور سمندر کا ایک عفریت اُسے کھانے کے لئے
جھپٹا جا رہا ہے۔ اُس نے عفریت کو میڈوسا Medusa گورگن کا سر
دکھا کر پتھر بنا دیا۔ اور اندرومیڈا کو زنجیروں سے رہا کر کے خود اُس سے عقد کر لیا۔

پیگاسس (Pegasus) یہ بازو دار گھوڑا تھا۔ اور جس وقت
پرسیس (Perseus) نے میڈوسا گورگن (Gorgon) کا سر تیغ
سے جدا کیا تھا تو وہ اُس کے خون سے پیدا ہو گیا تھا۔ یہ گھوڑا اُڑ کر کوہ ہیلیکن
(Helicon) پر چلا گیا۔ جہاں وہ میوزیز (Muses) کو بہت پسند آیا۔
اور اُن کے ساتھ رہنے لگا۔ اُسے منروا دیوی نے عالم بالا پر پرورش کیا۔ اور
جب بیلیروفون (Bellerophon) کیمیرا (Chimaera) کو فتح کرنے
چلا تو منروا نے اُسے سواری کے لئے یہی گھوڑا دیدیا۔ مگر وہ اپنے سوار کو نیچے
گرا کر آسمان پر جا پہنچا اور وہاں ستاروں کا ایک بُرج بنا دیا گیا۔

اسکیولاپیس (Esculapius) یہ اپولو اور سیرونس (Coronis)
دیوی کا بیٹا اور ارگوناٹس کا طبیب تھا۔ اور وفات کے بعد اُسے ادویہ کا دیوتا
سمجھ کر لوگ اُس کی پرستش کرنے لگے۔ اُسے خیرون (Chiron) نے تعلیم دی

تھی۔ اُس نے طبابت میں اعلیٰ دستگاہ رکھنے کے باعث بہت سے لوگوں کو جو مر گئے تھے پھر زندہ کر دیا۔ اس پر پلوٹو نے زیئوس سے شکایت کی۔ اور زیئوس نے اُسے بجلی کے بان سے ہلاک کر ڈالا۔ مگر اپولو کو اس کی موت کا سخت قلق ہوا اور اُس نے اس کی عوض میں گلوپس کو قتل کر دیا۔ جو زیئوس کے لئے بجلی کے بان بنایا کرتا تھا۔ وہ ہانجبا کا باپ تھا۔ جو دولت کی دیوی تھی۔ اسکیولاپیئس کی شبیہ بڈھے آدمی کی سی بنائی جاتی تھی۔ اُس کی داڑھی لمبی ہوتی تھی۔ اور سر پر پتیوں کا تاج ہوتا تھا۔ اور وہ اپنے بید کے سہارے سے کھڑا ہوتا تھا۔

پرومیتھوز (Prometheus) یہ ایاپٹس (Iapetus) اور کلاتی مینی (Clymene) کا بیٹا اور اطلس (Atlas) کا بھائی تھا۔ کہتے ہیں کہ مشتری دیوتا انسانوں کو سزا دینے کے لئے زمین سے آگ کو علم بالا پر لے گیا۔ مگر پرومیتھوز نے منروا کی مدد سے اُس آگ کو چرایا اور انسانوں کو دیدیا۔ وہ آگ ایک نلی میں بند کر کے لایا۔ مشتری نے مریخ سے کہا کہ وہ مٹی کی ایک عورت بنا کر اس میں جان ڈالے اور اُسے پرومیتھوز Prometheus کے پاس بھیجے۔ یہ عورت جس کا نام پنڈورا (Pandora) تھا ایک صندوق میں ایسی چیزیں بند کر کے اپنے ہمراہ لے گئی۔ جو انسانوں کے لئے باعث مصیبت ہوتی ہیں۔ مگر جس وقت کہ پنڈورا پرومیتھوز کے پاس پہنچی اُسے کو شک ہو گیا کہ یہ مشتری کی کوئی چال ہے۔ اس لئے اُس نے پنڈورا کو اپیمیتھوز (Epimetheus) کے پاس بھیجدیا۔ اگرچہ پرومیتھوز اُسے ہدایت کر چکا تھا کہ وہ دیوتاؤں کا کوئی عطیہ قبول نہ کرے۔ لیکن وہ اُسے بھول گیا۔ اور پنڈورا سے شادی کر بیٹھا۔ جس وقت کہ صندوق کھولا گیا۔ اس میں سے تمام برائیاں نکل کر دنیا میں پھیل گئیں۔ مگر ایک اُمید اُس کے اندر رہ گئی۔ مگر ایک اور روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس صندوق میں دُکھ دینے والی باتیں نہ تھیں بلکہ نعمتیں تھیں۔ اس پر مشتری دیوتا اور بھی زیادہ غصہ ہوا۔ اور اُس کے

حکم سے مریخ نے پرومیتھوز کو پکڑ کر زنجیروں کے ذریعہ کوہ قاف کے اوپر چٹان سے باندھ دیا۔ جہاں ایک قد آور عقاب اُس کا جگر کھاتا رہتا تھا۔ مگر جگر رات بھر میں جیسا کا تیسا ہو جاتا تھا۔ پرمیتھوز کو اس مصیبت سے ہرکیولز (Hercules) نے عقاب کو مار کر رہائی دی۔ پرومیتھوز کو پیشینگوئی کرنے کی طاقت حاصل تھی اس نے بہت سے مفید فن ایجاد کئے۔ اور انسانوں کو نباتات سے ادویہ بنانا اور جانوروں کا پالنا سکھایا۔ اہل ایتھنس نے اکیڈیمس (Acedamus) باغ میں اُس کے نام کی ایک قربان گاہ تعمیر کی اور اُس کی یادگاری میں ہر سال کھیلوں کی نمائش کیا کرتے تھے۔

اطلس (atlas) یہ پرومیتھوز کا بھائی تھا۔ اور موریتانیا (Mauritaina) کا بادشاہ اُسے پرسیس نے گورگن کا سر دکھا کر پہاڑ بنا دیا تھا۔ یہ پہاڑ اس قدر بلند ہے کہ اسلاف اُس کو فلک سے لگا ہوا سمجھتے تھے۔ اطلس نے تمام دُنیا کو اُٹھا کر اپنے کندھوں پر رکھ لیا تھا۔

اورفیس (Orpheus) یہ اپولو اور کیلیوپی Calliope کا بیٹا تھا۔ وہ بربط اتنا اچھا بجاتا تھا کہ جنگل کے وحشی درندے بھی اُس سے مانوس ہو جاتے تھے۔ وجد میں دریا بہنے سے بند ہو جاتے اور درخت جھک جھک پڑتے تھے۔ اُس کی بیوی یوریڈیکی (Eurydice) کو جس سے اُسے بڑا عشق تھا سانپ نے کاٹ لیا۔ اور وہ مر گئی۔ اورفیس کو اُس کی موت کا بڑا صدمہ ہوا اور پاتال میں پلوٹو Pluto کے پاس پہنچا کہ یا تو بیوی کو وہاں سے حاصل کر کے لائے ورنہ خود اپنی جان دیدے۔ پروسرپائین Proserpina کو جو پلوٹو کی بیوی تھی۔ اورفیس Orpheus کی حالت پر رحم آ گیا۔ اور پلوٹو نے بھی ترس کھا کر اس شرط پر اُس کی بیوی کو واپس کرنے کا وعدہ کیا کہ وہ اُس کی طرف اُس وقت تک نہ دیکھے جب تک کہ دن نہ نکل آئے۔ اورفیس اس بات پر راضی ہو گیا۔ لیکن جوں ہی کہ وہ زمین پر پہنچا۔ اُس کے دل میں ایک نہ رُکنے والی خواہش

پیدا ہوئی۔ اور اس نے پیچھے مڑ کر اپنی بیوی کو ایک نظر دیکھ لیا۔ ایک نظر دیکھتے ہی بیوی غایب ہو گئی۔ اس کے بعد ہی آرفیس انسانوں کی صحبت ترک کر کے کہیں اور چلا گیا۔ اور بربط بجانے کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہدیا۔ اہل تھریسا Thracia اُس کی اس حرکت پر اس سے اس قدر ناخوش ہو گئے کہ اُسے قتل کر دیا اور دریائے ہیبرس (Hebrus) میں اُس کے سر کو ڈال دیا۔ مگر سر میں سے یوریڈیکی (Eurydice) ہی کا نام نکلتا تھا۔

ایمفین Amphion یہ بھی زیئوس اور اینیٹوپی (Antiope) کا بیٹا تھا۔ اُسے فن موسیقی میں بڑی لیاقت تھی۔ اُس نے اُس بانسری کو بجانے سے جو اُسے ہرمس Hermes نے دی تھی شہر تھیبس Thebes کی گری ہوئی دیواروں کو اُٹھا کر کھڑا کر دیا۔ بلکہ پتھر بھی حرکت کرنے لگے۔

یونانیوں کے علم الاصنام کی بنیاد شاعرانہ بندش خیال پر ڈالی گئی تھی۔ وہ تمثیلی قصوں اور تاریخ دونوں کا مجموعہ تھا۔ دیوتاؤں کے جسمانی اوصاف زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ مگر اخلاقی صفات نہیں۔ دیوی اور دیوتا فانی انسانوں کے معاملات میں حصہ لیتے اور اکثر اپنی زبردست اور الٰہی طاقت سے شرارت اور بدمعاشی کے کاموں کو وسعت دیتے تھے۔ وہ حسد۔ دشمنی اور ایسی تمام باتوں کے جوش میں آجاتے تھے جن کا شکار فانی انسان ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے برے مقاصد کے انجام دینے کے لئے بدترین تدابیر اختیار کر لیتے تھے۔ وہ آپس میں عشق و محبت کرتے تھے۔ اور اُن کے بھی فانی انسانوں کے سے بچے پیدا ہوتے تھے۔ وہ اکثر جنگ و جدال بھی کیا کرتے تھے۔

مگر زمانہ مابعد کے فیلسوفوں نے متعدد خداؤں کی پرستش کو بالکل ترک کر دیا جو عوام الناس کا عقیدہ تھا۔ بلکہ اُن میں سے بعض مثلاً سقراط (Socrates) اور افلاطون (Plato) نے تو صرف ایک واحد و قادر خالق خدا کی پرستش کو روا رکھا۔ جو اُن کے عقیدے کے موافق تمام مخلوق کا خالق اور ازلی حاکم تھا۔

یونانیوں کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ روح فانی نہیں۔ بلکہ جیسے افعال اُس سے اس زندگی میں سرزد ہوتے ہیں انہیں کے موافق اُس کو جزا و سزا ملا کرتی ہے۔ موت کے بعد انسانوں کی روحیں دریائے اسٹائکس پر جو پلوٹو دیوتا کے ملک کی حد تھی پہنچتی تھیں جہاں خیرون Charon ملاح اپنی کشتی میں سوار کر کے انہیں اُس سے پار کرتا تھا۔

مگر روحوں کو خیرون کی کشتی میں سوار ہونے کے لئے اُن کا دفن کرنا لازمی تھا۔ جو لوگ دریا یا سمندر میں ڈوب کر مرتے تھے۔ یا جو دفن نہیں کئے جاتے تھے اُنکی روحیں دریا پار ہونے کے لئے سو سال تک دریا کے کنارے بھٹکتی پھرتی تھیں۔

خیرون کی کشتی سے اترنے کے بعد روحیں پاتال میں پلوٹو دیوتا کے محل پر حاضر ہوتی تھیں۔ جس کے دروازے پر تین سر والا کتا سربیرس پہرہ دیا کرتا تھا۔ اور جس کے جسم پر بالوں کی جگہ سانپ ہوتے تھے۔ اس کے بعد ہرمس یعنی عطارد دیوتا روحوں کو پاتال کے منصفوں مائنس (Minos) رہاد امینتھس (Rhadamanthus) اور آیاکس (Aeacus) کے روبرو حاضر کرتا تھا جو اُن کو جزا و سزا دیتے تھے۔ شریروں کو دائمی دوزخ میں ڈال دیا جاتا تھا جہاں اُن پر ہمیشہ عذاب ہوا کرتا تھا۔ اور راست کاروں کو بہشت میں بھیجدیا جاتا تھا۔ جہاں ہمیشہ وہ عیش و عشرت میں معروف رہتی تھیں۔ اُن کے ہاں دوزخ کو ہادس (Hades) اور بہشت کو الی شیم (Elysium) کہتے تھے

دوزخ میں روحوں کو ہمیشہ گرفتار عذاب رہنا پڑتا تھا۔ وہاں تاریکی اور خوف و دہشت کا دور دورہ تھا۔ ایک مجرم جس کا نام ٹینٹالوس (Tantalus) تھا اسے بھوک و پیاس کی سزا دی گئی تھی۔ وہ گردن تک پانی میں کھڑا کیا گیا اور اُس کے سر پر پھل لٹکتے رہتے تھے۔ لیکن جوں ہی کہ وہ پانی کو پینے کے لئے اپنے لب کشادہ کر کے جھکتا تھا۔ یا پھلوں کو توڑنا چاہتا تھا۔ وہ دونوں چیزیں اُس سے دور ہو جاتی تھیں ایک اور مجرم جس کا نام اکسیین (Ixion) تھا ایک پہیے میں جو متواتر حرکت کرتا تھا

تھا۔ سانپوں کے ذریعہ ڈس دیا گیا تھا۔ اور اُس کے عذاب وعقوبت کا کبھی خاتمہ ہی نہیں ہوتا تھا۔ ایک تیسرا مجرم جس کا نام سسی فس (Sisyphus) تھا، ملک کولون پہاڑی کے اوپر ایک پتھر کو لڑھکاتا ہوا لے جاتا تھا۔ لیکن جوں ہی کہ اُس کی چوٹی کے نزدیک پہنچا پتھر سرک کر پہاڑی کے دامن میں جا گرتا تھا۔ الغرض وہ برابر اسی محنت ومشقت میں لگا رہتا مگر پتھر پہاڑی کی چوٹی پر پہنچانے میں کامیاب نہیں ہوتا تھا۔ الغرض جہنمی روحیں طرح طرح کے عذابوں میں گرفتار رہتی تھیں۔ اور فیوریز (Furies) اُن کو کوڑوں کی مار لگاتی رہتی تھیں۔

یونانیوں کی بہشت جو راستکاروں کا مسکن تھا۔ اس میں عیش وعشرت کے تمام سامان مہیا کئے گئے تھے۔ اُس میں ہر طرف مرغزار۔ ہرے بھرے باغ اور چشمے بہتے تھے۔ ہوا خوشگوار اور فرحت افزا تھی۔ خوش الحان پرند درختوں میں چہچہاتے تھے۔ مکانوں میں روشنی دھوپ کی مانند کھلی رہتی تھی۔ اور روحیں اُسی قسم کے عیش وعشرت میں یا دیوتاؤں کی مدح میں مصروف رہتی تھیں۔ غم ورنج اور فکر اُن کے پاس مطلق نہ آتے تھے۔

یونانی دیویوں اور دیوتاؤں کی پرستش میں اُن سے التجائیں کرتے۔ شکرانہ ادا کرتے۔ قربانیاں اور نذر گزرانتے تھے۔ قربانی اور نذر میں جانور۔ پھل۔ دودھ شہد اور خوشبو چڑھاتے تھے۔ تیوہاروں کے موقعوں پر عام طور پر پرستش کی جاتی تھی۔ اور اُس وقت امام پرستش میں پیشوا بنتے تھے۔ تیوہاروں کے موقعوں پر عبادت باغوں۔ جنگلوں۔ میدانوں اور پہاڑوں پر کی جاتی تھی۔ اس میں شاندار جلوس نکالے جاتے۔ کھیل کود۔ سوانگ۔ اور دعوتیں ہوتی تھیں اور شرابیں پی جاتی تھیں

یونانی دیوی اور دیوتاؤں کے مندر جنگلوں۔ گھاٹیوں۔ پہاڑوں کے دامن میں یا دریاؤں کے کنارے پر تعمیر کئے جاتے تھے۔ ابتدا میں تو مندروں میں دیویوں یا دیوتاؤں کے بت نہیں ہوتے تھے لیکن یہ رسم شہر ایتھنس (Athens) کی بنیاد ڈالے جانے کے وقت سے شروع ہوئی تھی۔ اور رفتہ رفتہ جوں جوں دشمنی کا

دور دورہ آ تا گیا۔ اور صنعت و دستکاری کو ترقی ہوتی گئی۔ بت جو پتھر کے بنائے جاتے تھے۔ وہ سنگ مرمر۔ ہاتھی دانت۔ چاندی اور سونے کے بنائے جانے لگے۔ اور اُن پر صنعت و دستکاری کا خاتمہ ہونے لگا۔

یونانیوں کی قربان گاہیں اُن کے دیوتاؤں کے بتوں سے نیچے بنتی تھیں۔ وہ اینٹ اور سینگ سے بنائی جاتی تھیں۔ مگر مستطیل ہوتی تھیں۔ بلکہ بعض بعض پر سونے کی چادر جڑ دی جاتی تھی۔ اُن پر قربانیاں چڑھائی جاتی اور خوشبوئیں جلائی جاتی تھیں پوجاری اور امام اخلاقی باتوں کی تعلیم نہیں دیتے تھے۔ بلکہ اُن کی تعلیم یہ تھی کہ دیوتاؤں کی چاپلوسی اور خوشامد کرو۔ اور ظاہری رسموں سے اُن کی تعظیم کرو۔ جتنا کہ اُن کی قربانی اور نذریں صرف کرو گے اُسی کے موافق تمہیں عوض ملے گا۔

یونانیوں کا عقیدہ تھا کہ دیوتا اور دیوی آواز غیبی یا مکاشفہ کے ذریعہ انسانوں سے پیشینگوئی کرتے اور اُن پر اپنی مرضی کا اظہار کر دیتے ہیں۔ چنانچہ پتوں کی کھڑکھڑاہٹ زیوس کی آواز سمجھی جاتی تھی۔ سب سے قدیم اور مشہور آواز غیبی شہر اپیرس (Epirus) کے مقام دودونا (Dodona) میں زیوس دیوتا کی آواز سمجھی جاتی ہے۔ اُس جگہ کے نزدیک ہی بلوط کے درختوں کا ایک باغ تھا۔ اور وہم پسند لوگ خیال کرتے تھے کہ اُن درختوں میں سے جو آواز نکلتی ہے۔ وہ زیوس کی طرف سے اُس کے طالبوں کیلئے آواز غیبی ہے۔ مگر اس آواز غیبی یا مکاشفہ کی ابتدا ایک عورت کی ذات سے ہوئی۔ یہ عورت ملک مصر سے ایمن (Ammon) کے مندر میں سے چرا کر لائی گئی۔ اور شہر اپیرس (Epirus) میں کنیز کے طور پر بیچ دی گئی تھی۔ مگر وہ تھی بڑی ہوشیار و چالاک۔ اس لئے اُس نے اپنے کو غلامی سے بچانے کے لئے فکر شروع کی۔ اُس نے معلوم کر لیا کہ یونانی جن کے درمیان میں وہ لا کر ڈال دی گئی ہے جاہل مطلق اور سریع الاعتقاد ہیں۔ اس لئے اُس نے بلوط کے درختوں کے باغ کو اپنا مسکن بنایا۔ اور کچھ عرصہ بعد کہنے لگی کہ مجھے زیوس کی طرف سے مکاشفہ

ہوتا ہے۔ اور میں آئندہ زمانہ کی باتوں کو بتا سکتی ہوں۔ چنانچہ اس کی بڑی قدر ہوتی تھی اور اس کے مرنے پر اور چالاک آدمیوں نے اس کا پیشہ اختیار کر لیا
یونان میں ڈلفی ایک شہر تھا۔ جو کوہ پارناسس (Parnassus) کے ڈھلاؤ پر بسایا گیا تھا۔ سب سے مشہور مکاشفہ وہ سمجھا جاتا ہے۔ جو اپولو دیوتا کی طرف سے اس شہر میں ہوتا تھا۔ اس کی اصل بنیاد یہ تھی۔ کوہ پارناسس کے بازو میں ایک گہرا غار تھا۔ اس میں سے اس قسم کا بخار نکلتا تھا جسمیں سانس لینے سے انسان اور حیوان کو تشنج ہو جاتا تھا۔ اور ان پر ایک دیوانگی سی طاری ہوتی تھی۔ مگر اس نواح کے جاہل لوگ سمجھتے تھے کہ یہ کسی دیوتا کی کارروائی ہے۔ اور ایسے انسان کی بے ربط بک بک کو وہ کسی دیوتا کا مکاشفہ قرار دیتے تھے آخرکار یہ بات اپولو دیوتا کا مکاشفہ قرار دیا گیا۔
خیر اس جگہ کو متبرک سمجھکر وہاں اپولو دیوتا کے نام کا ایک مندر تعمیر کیا گیا۔ اور ایک پوجارن جس کا نام پیتھونس (Pythoness) تھا مقرر کی گئی کہ اس بھاپ میں ایک وقت سانس لیا کرے۔ اور اس خیال سے کہ وہ اس غار میں نہ جا پڑے غار کے اوپر ایک بڑی تپائی اس کی نشست کے لئے رکھی گئی نتیجہ یہ ہوا کہ اس کو دیوانگی کا مرض ہو گیا اور روز کا دورہ ہونے لگا۔ جس کے باعث اسے تپائی پر جبر بٹھایا جاتا تھا۔ غار کی بھاپ اپولو دیوتا کی سانس سمجھی جاتی تھی۔ جس کے اثر سے پوجارن کو مکاشفہ ہو جاتا تھا۔ اور جو آوازیں اس کے منہ سے نکلتی تھیں انہیں کو مکاشفہ سمجھا جاتا تھا۔ پوجارن کے بے ربط جملوں کو پوجاری اس انداز سے لوگوں سے بیان کرتے تھے کہ انہیں اپنے سوالوں کے جواب میں ایک اطمینان سا حاصل ہو جاتا تھا۔ مندر میں بیش قیمت چڑھاوے اور نذرانے آنے لگے۔ کیونکہ یونان کے مختلف شہروں سے دولتمند لوگ اور حکمران شاہزادے وہاں پیشین گوئی کرانے کیلئے آتے تھے۔ اس لئے جن لوگوں کے ہاتھ میں ڈلفی (Delphi) کے مندر کا انتظام تھا ان لوگوں

پر بڑا اثر ہو گیا تھا۔ اور اب تو مدبرین مقنن سپہ سالار وغیرہ بھی اُن کی باتوں کو نہیں ٹال سکتے تھے۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ اولمپک (Olympic) کھیلوں اور ایمفکٹیانک کانسل Amphictyonic Council کی مانند ڈلفی (Delphi) کا مکاشفہ بھی یونان کی مختلف چھوٹی چھوٹی مگر خود مختار ریاستوں میں میل جول پیدا کرانے۔ نا الضافی مٹانے اور یونانی قوم کو عوام الناس کی بہبودی اور بہتری کی تجاویز اور تدابیر کے اختیار کرنے کے لئے آمادہ کرنے کا کام دینے لگا۔ ایمفکٹیانک کانسل Amphictyonic Council ایک شخص ایمفکٹیئن Amphiction نے قایم کی تھی۔ اس مجلس میں ہر ریاست سے دو دو قایم مقام منتخب کئے جاتے تھے۔ جو یونانی ریاستوں کے درمیان ملکی و مذہبی جھگڑوں کو مٹایا کرتے تھے۔ اور صلح کی تدابیر بتاتے اور غیر ملکوں کے خلاف جنگ کرنے کی تجاویز منظور کرتے تھے۔ اس مجلس کے ہر شخص کو حلف اوٹھانا پڑتا تھا کہ وہ کسی ایسے شہر کو جو اس مجلس کا ماتحت ہے ہرگز نقصان نہ پہنچائیگا۔ اور جو شخص کہ اس بُرے کام کا مرتکب ہوگا اُس کے خلاف ہتھیار اُٹھائے گا۔ اور اگر کوئی شخص ڈلفی کی ریاست یا اپولو کے مندر کو نقصان پہنچائے گا۔ تو اُس کو سزا دلانے کی کوشش کرے گا۔ اگرچہ اس مجلس نے یونانیوں کو بہت سے نفع پہنچائے۔ لیکن اُس نے یونان کی مختلف ریاستوں کی خانہ جنگی کو دور کرنے کے لئے کچھ کوشش نہ کی۔ ڈلفی کے مکاشفہ کی یہاں تک عزت و توقیر کی جاتی تھی کہ اُس کے باعث ڈلفی کا مندر اُس جنگ سے بالکل محفوظ رہا جو باقی یونانی ریاستوں میں ہوتی رہی۔ اُس کے محفوظ رہنے کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ وہ ایمفکٹیانک مجلس کی ماتحتی میں کر دیا گیا تھا۔

فہرست کتب جدید

مسیحی مسافر کا احوال مصنفہ جان بنین صاحب
ایک کتاب ہے کہ پہلے ہی میں انسان کی روحانی تنگی
کا حال گناہ سے تائب ہونے کے وقت سے لیکر
آسمانی ساحت میں داخل ہونے کے وقت تک مع اُن
تمام مشکلات کے جو اس روحانی سفر میں ایماندار پر
وارد ہوتی ہیں۔ نہایت دلچسپ جس کے مطالعہ سے
ہر ایک مذہب کا آدمی روحانی فایدہ اُٹھا سکتا ہے
حصہ اول ۶/ حصہ اول و دوم مکمل ۱۲/ کپڑے کی
جلد مع تصاویر رنگین حصہ اول عہ/ حصہ اول و دوم مکمل ع/

مسیح کا نمونہ مصنفہ ڈاکٹر سٹاکر صاحب جس میں مسیح
کی زندگی کے ہر پہلو کو لیکر یہ دکھلایا ہے کہ کس طور
سے مومن زندگی کے تمام تعلقات میں اپنی زندگی
کو خداوند یسوع مسیح کی زندگی کے نمونہ پر ڈھال سکتا
ہے نہایت دلچسپ کتاب ہے۔ قیمت ۸/ مجلد ۱۲/

مسیح کی پیروی۔ نہایت مشہور و معروف کتاب ہے
دنیا کی جتنی زبانوں میں بائبل کا ترجمہ ہوا ہے قریباً اتنی
زبانوں میں اسکا بھی ترجمہ موجود ہے۔ ایک عاشق نے عشق
حقیقی کے سامنے اپنے دل کا حال لکھ کر بیان کر کے اُس کے
کلام سے حظ اُٹھاتا ہے جو شخص ایکدفعہ اس کتاب کو
پڑھ لیتا ہے پھر اُسکا ایسا گرویدہ ہو جاتا ہے کہ ہمیشہ
حرز جان بنا کر رکھتا ہے بہت سے مسیحی اصحاب جن کو
عشق الٰہی کا مزہ پڑ چکا ہے اُنکی حیات بخش تعلیم سے
لطف اٹھا رہے ہیں چھوٹی تقطیع مجلد ۸/ مکمل ۱۲/

شہیدان کلیسیا۔ ابتدائی مسیحی زمانے کے متعلق
یہ ایک نہایت دردناک اور دلچسپ ناول ہے جسمیں
پہلے زمانہ کے ایمانداروں کی تکالیف اور ثابت
قدمی کا حال ایسے موثر الفاظ میں بیان ہوا ہے
کہ خواہ مخواہ آنسو نکل پڑتے ہیں جگہ جگہ تصاویر بھی
لگائی گئی ہیں۔ اسے منگوا کر ضرور پڑھئے۔ قیمت ۱۲/
چمڑے کی جلد نہایت خوبصورت تحفہ دینے کیلئے قیمت ۱/۴

مکتب مسیح۔ میں دعا کی تعلیم۔ اسمیں دعا کے
اصولوں پر معقولی اور منقولی طور پر بحث کی ہے اور
یہ بتایا ہے کہ ایماندار کو کس طور سے دعا مانگنے اور
اُسکی قبولیت کی امید رکھنی چاہئے روحانی زندگی
کیلئے اس کتاب میں نہایت بیش قیمت سبق
مل سکتے ہیں مصنفہ اینڈریو مرے صاحب۔ قیمت ۸/

جنگ مقدس مصنفہ جان بنین صاحب اسمیں ایک
کہانی کے پیرایے میں الٰہی اور شیطانی لشکر کے دل انسان
پر قابو پانے کیلئے باہمی جنگ و جدل کا نہایت دلچسپ
اور موثر طور پر بیان ہوا ہے جس کے مطالعہ سے
سالکان طریق ہدایت بہت کچھ روحانی فایدہ حاصل
کر سکتے ہیں مع تصاویر ۱۲/ کپڑے کی جلد عہ/

سورج چاند ستارے - علم ہیئت کے متعلق ایک مبسوط اور جامع کتاب ہے جسمیں اس وقت تک کی تمام نئی دریافتوں کا حال درج ہے جہاں فلکی کے حالات نہایت سادگی کے ساتھ اور پُر لطف پیرایہ میں درج ہیں مع تصویر قیمت ۸ر

میرے رہنے کا گھر - جسم انسانی کا دلچسپ حال مع تصاویر - قیمت ۲ر

ننھے ننھے لوگ - کیڑے مکوڑوں کا دلچسپ حال مع تصاویر - قیمت ۲ر

الفریڈ اعظم کی سوانح عمری - قیمت ۲ر

سکندر اعظم کی سوانح عمری - قیمت ۲ر

یروشلم کے آخری ایام - جسمیں بیت المقدس کی بربادی اور قوم یہود کی تباہی کا دردناک حال بیان کیا گیا ہے - قیمت ۳ر

ابطال مرزائے قادیانی جسمیں مرزا کے باطل اعتراضات کی جو اُس نے خداوند مسیح کی وفات - جی اٹھنے - آسمان پر جانے کی نسبت کئے تھے - انجیل قرآن و حدیث سے بلکہ خود اُسکی اپنی ہی تحریرات سے جو وہ اپنی تصانیف میں شائع کر چکا ہے تردید کی گئی ہے - اور اُسکی نئی گپ یعنی مزار خان یار واقع کشمیر کی قلعی کھولی گئی ہے - قیمت ۴ر

طیطس - یعنی رفیق صلیب جسمیں ایک قصہ کے پیرایہ میں خداوند یسوع مسیح کی زندگی کے حالات اور تعلیمات کا نہایت عمدہ طور سے ذکر کیا گیا ہے - اور ساتھ ہی اُس زمانہ کی ملکی اخلاقی اور تمدنی حالت کا ایسا نقشہ کھینچا ہے کہ اُس زمانہ کی تصویر عین بعین آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے - جو لوگ ناول پڑھنے کے شائق ہیں وہ اسمیں ناول کا لطف اُٹھائینگے - مگر ساتھ ہی نہایت مفید کارآمد روحانی اخلاقی سبق بھی حاصل کریں گے تقطیع $\frac{20 \times 30}{16}$ ۳ صفحہ ۳۰۰ - قیمت ۶ر - مجلد ۸ر

روم الکبرے کی آتش زدگی - یہ ایک نہایت دلچسپ ناول نیرو قیصر روم کے عہد کا ہے - یہ قیصر بڑا ظالم و سفاک تھا جس نے اپنی - ماں - جورو اور دیگر رشتہ داروں کو قتل کرایا - اور عالم جہان میں شہر روم کو آگ لگاکر خاک سیاہ کر دیا - اس قصہ کو تاریخی واقعات کا مخزن اور معلم اخلاق سمجھئے صفحہ قریب ۳۰۰ باتصویر - قیمت ۶ر

مارکو پولو کا سفرنامہ - اس کتاب میں ممالک شام - ایشیاء کوچک - فارس - وسط ایشیا - چین ہندوستان - جزائر سندھ - بلخ و بدخشاں - سمرقند و تاتار وغیرہ کے حالات درج ہیں جو بارھویں صدی عیسوی کے ایک سیاح مارکو پولو ساکن اٹلی نے قلمبند کئے تھے - یہ کتاب واقفیت عامہ کے بڑھانے اور عجائب و غرائب کا خزانہ ہے -

مفید عام پریس لاہور